منجمد دریا

شکیل صدیقی

ادارہ تحفظِ انسانیت کے
جیمس اور جون کا تیرھواں کارنامہ

دریائے کولوریڈو سے آنے والے اس پانی کی پراسرار داستان جو ٹھوس نمک میں تبدیل ہو گیا تھا۔

شام کا وقت تھا اور سرد ہوا کے جھونکے ان کے جسموں میں پیوست ہو رہے تھے۔

سورج کی کرنیں آڑی ہو کر درختوں سے برآمد ہو رہی تھیں، اور پہاڑی پر آڑے اور لمبے سائے بنا رہی تھیں۔ اور بیگان کے جس پہاڑی علاقے کو وہ تینوں اس وقت طے کر رہے تھے وہ گھنے درختوں اور جھاڑیوں سے پُر تھا۔

اس وقت گرد و پیش پر خاموشی کا تسلط تھا اور وہاں صرف ان کے قدموں کی آواز گونج رہی تھی۔ وہ شخص جو ان کی رہنمائی کر رہا تھا اس کے سر پر شکاریوں والی کیپ تھی۔ اور جسم پر سرخ اور ہرا جیکٹ۔ اس کے ہاتھ میں ۲۰۰۔ ونچسٹر رائفل تھی۔

وہ دونوں جو اس کی رہنمائی میں قدم بڑھا رہے تھے ان کے جسموں پر بھی سرخ دھاری دار جیکٹ تھے اور کاندھے سے کینوس کے تھیلے لٹک رہے تھے، ان دونوں کے ہاتھوں میں طاقتور دوربینیں بھی تھیں۔

تقریباً ایک گھنٹہ مسلسل چلنے کے بعد کرنل جیمس جوائس نے آگے والے سے پوچھا۔ "اب اور کتنا چلنا باقی رہ گیا ہے؟"

"بس زیادہ نہیں شاید آدھا میل اور رہ گیا ہے۔" آگے والے نے جواب دیا جو شکاری کیپ پہنے ہوئے تھا۔

"مجھے تو ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے دو میل پہلے بھی تم نے یہی بات کہی تھی۔" کیپٹن جون جیفری نے کہا۔

وہ آدمی خفیف سا مسکرایا۔

اس کا نام بدنی ڈیلون تھا اور وہ اور بیگان کی کوڑا فیکٹری میں کام کرتا تھا۔ جنرل جوزف نے اُسے فون پر حکم دیا تھا کہ جب جیمس اور جون وہاں پہنچیں تو وہ ان کی رہنمائی کرے۔ ایک روز پہلے ہونے والی برف باری کی بنا پر سڑکیں ناقابلِ استعمال ہو چکی تھیں اور اس لیے وہ پہاڑی کی طرف سے چھوٹا سا راستہ اختیار کر کے بڑھ رہے تھے۔

انھیں اور بیگان کے ریزروائر تک جانا تھا۔ اس کے بارے میں ایک عجیب سی خبر ملی تھی کہ اس ریزروائر کا سارا پانی جم گیا اور قصبہ اور بیگان کو پانی میسر نہ ہو سکا۔

دس منٹ تک چلنے کے بعد کرنل جیمس نے اپنے گلے میں پڑی ہوئی دوربین آنکھوں سے لگائی، گھنے درختوں سے آگے پانی کا ریزروائر دکھائی دیا۔ یہ ریزروائر ایک پہاڑی پر واقع تھا۔

"یہاں سے کچھ نہیں معلوم ہو گا۔" بارنی نے کہا۔ "ہمیں اس کے قریب جانا پڑے گا۔"

جیمس نے سر ہلایا اور پھر قدم بڑھانے لگا۔ جون اس کے ساتھ گھسٹ رہا تھا۔ اسے وہ چڑھائی ناگوار گزر رہی تھی۔

تقریباً پندرہ منٹ تک چلنے کے بعد وہ اس ریزروائر کے قریب پہنچ گئے۔ وہ آدھا میل لمبا اور تقریباً چوتھائی میل چوڑا تھا۔ وہ اس وقت فلٹر پلانٹ کے قریب کھڑے تھے۔ پلانٹ کی نیلے رنگ کی عمارت سورج کی الوداعی کرنوں میں کچھ عجیب سی معلوم ہو رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس پر سوگواریت طاری ہو۔ دائیں جانب وہ سڑک تھی جو اور بیگان سے وہاں تک آتی تھی۔

جیمس کی تمام تر توجہ ریزروائر کی طرف تھی۔ وہاں پہنچتے ہی اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں کیونکہ ریزروائر میں پانی نہیں تھا۔

اس کا فرش بالکل سفید ہو چکا تھا۔ جیسے پانی ہٹا کر کسی نے اس میں سفید رنگ کا پہاڑ رکھ دیا ہو۔ اس پہاڑ کی سطح غیر ہموار تھی۔

جیمس، بارنی کی طرف مڑا۔

"نمک۔" بارنی نے آہستہ سے کہا۔ "یہ نمک ہے۔"

"یقین نہیں آتا۔" جون نے گردن سہلاتے ہوئے کہا۔ "پانی نمک میں کیسے تبدیل ہو گیا؟"

"پہلی بار جب میں نے اسے دیکھا تھا تو مجھے بھی یقین نہیں آیا تھا۔" بارنی نے کہا۔ "مگر حقیقت کو کون جھٹلا سکتا ہے۔"

"یہ نمک کیسا ہے؟"

"بالکل ٹھوس۔ اسے ہم صبح ہی چیک کر چکے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کسی جادوگر نے اپنی چھڑی گھما کر اس پانی کے ذخیرے کو نمک میں تبدیل کر دیا ہو۔"

ریزروائر سے اٹھنے والی بو ان کی ناک سے ٹکرا رہی تھی

بڑو دم گھونٹ دینے والی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اس عظیم الشان ذخیرے میں سوڈیم کلورائڈ کی آمیزش ہو۔

"ابھی کل صبح تک اس میں تازہ اور شفاف پانی بھرا ہوا تھا مگر اب اس کی جگہ نمک ہے۔" بارنی نے کہا۔ "سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ سب کچھ کیسے ہو گیا۔"

"نمک بننے کے بعد اس کی سپلائی بھی بند ہو چکی ہوگی۔"

"ہاں۔" بارنی نے کہا۔ "گزشتہ رات تقریباً دس بجے پہلے نمکین پھر بہت نمکین پانی آتا رہا۔ اس کے بعد اس کی آمد کا سلسلہ بند ہو گیا۔ میں نے حیران ہو کر اپنی پائپ لائن چیک کی لیکن لائن میں کوئی خرابی نہیں تھی۔ پاس پڑوس سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ کسی کے بھی نل میں پانی نہیں آ رہا ہے۔"

"پھر تم نے ریزروائر کو چیک کیا؟"

"ہاں، فطری بات تھی۔ صبح میں ریزروائر پر آیا کہ اس کے پانی کو چیک کروں۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ بھاپ بن کر اڑ گیا ہو مگر پانی نمک میں تبدیل دکھائی دیا۔"

"یہ سائنسی شعبدہ ہے۔" جیمس نے سوچتے ہوئے کہا۔ "کم از کم کوئی عام آدمی یہ کارنامہ انجام نہیں دے سکتا۔"

"اور نہ ہی قدرتی طور پر پانی نمک میں تبدیل ہو سکتا ہے۔" جون بولا۔ "میں نے ایسی تبدیلی کے بارے میں کہیں نہیں پڑھا۔"

"تاہم۔" جیمس نے ہنکارا بھرا۔ "پھر یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ریزروائر کے تمام پانی کو نمک میں تبدیل کرنے سے کسی کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے؟"

"معلوم نہیں۔" جون نے منہ بنا کر کہا۔ "لیکن یہ کسی پاگل سائنسداں کا کارنامہ ہے تو مجھے یقین ہے کہ میرے آزادی کے دن ختم ہونے والے ہیں اور پھر کسی دھماچوکڑی کا سامنا ہونے والا ہے۔"

جیمس نے گھٹنوں کے بل جھک کر اپنے تھیلے میں سے ایک چھوٹی سی ہتھوڑی نکالی اور اس نمک کے ذخیرے میں سے تھوڑا سا نمک توڑ لیا۔ اس کے بعد اس نے نمک کا وہ ڈھیلا اپنی نوک زبان پر رکھا اور اسے چکھنے کے بعد بولا۔ "اس کا ذائقہ تو بالکل اصلی نمک کی طرح ہے۔ کم از کم مجھے تو کوئی فرق نہیں لگ رہا ہے۔"

"میرا خیال ہے کہ اسے ادارہ تحفظ انسانیت کی لیبارٹری تک لے جانا چاہیے۔" جون نے تجویز پیش کی۔ "ہمارے سائنسداں ہی اس بارے میں بہتر طور پر بتا سکیں گے۔ اس نمک کو کیمیاوی مراحل سے گزارنے کے بعد ہی وہ کسی نتیجے پر پہنچ سکیں گے۔"

"تم ٹھیک کہتے ہو۔" جیمس نے اس سے اتفاق کیا اور اس نمک کے ڈھیلے کو اپنی پیٹھ پر لدے ہوئے کینوس کے تھیلے میں ڈال لیا۔

ٹھیک اسی وقت ایک ہولناک آواز کے ساتھ فائر ہوا۔ گولی رائفل کی تھی اور جیمس کے سر سے صرف ایک فٹ کے فاصلے پر پڑی تھی۔ اگر وہ اچھل کر ایک طرف نہ ہو گیا ہوتا تو دوسری گولی اس کے دماغ میں مزید سوراخ کر دیتی۔

دونوں گولیاں نمک کے ذخیرے پر پڑیں تو نمک کے ڈھیلے اچھل کر دور تک بکھر گئیں۔

جیمس اور جون ریزروائر سے دور کھسک گئے۔ انھوں نے بھاگ کر گھنے درختوں کی آڑ لے لی تھی مگر بارنی اتنا پھرتیلا ثابت نہ ہو سکا۔ نتیجۃً تیسری گولی اس کی ران میں لگی اور وہ بری طرح سے کراہنے لگا۔ اس نے گھسٹ کر ایک درخت کی آڑ لے لی۔

جیمس اور جون نے فوراً اپنے ریوالور نکال لیے

"تم نے چیک کیا، گولیاں کدھر سے آ رہی ہیں؟" جیمس نے جون سے پوچھا۔

"اس طرف سے۔" جون نے درختوں کے ایک جھنڈ کی طرف اشارہ کیا۔ اس طرف ایک چھوٹا سا ٹیلا تھا۔

اس کے اندازے کی تصدیق یوں ہو گئی کہ چند ثانیوں بعد پھر اس طرف سے ایک فائر ہوا اور گولی آ کر نمک کے ذخیرے پر پڑی۔ اس بار جیمس کو رائفل کی نال اور شعلے کی چمک بھی دکھائی دی۔

"تم ٹھیک ہو؟" اس نے مڑ کر بارنی سے پوچھا

"میری ٹانگ۔" بارنی کراہا۔

جیمس کو اس کی خاکی پتلون پر ایک سرخ دھبہ دکھائی دیا۔

"شاید کوئی نہیں چاہتا کہ ہم اس ذخیرے پر تحقیق کریں۔" جون نے اندازہ قائم کرتے ہوئے کہا۔ "تم جب یہاں آئے تھے تو تم نے کسی اور شخص کو یہاں منڈلاتے دیکھا تھا؟"

"نہیں۔" بارنی کراہا۔

"اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ لوگ دور ہی سے تمھیں چیک کر رہے تھے۔" جیمس نے اندازہ لگایا۔

"میرا خیال ہے کہ اگر میں دائیں جانب سے اس طرف جاؤں تو ان لوگوں پر ہاتھ ڈال سکتا ہوں۔" جون بولا۔

"او کے۔" جیمس نے سر ہلایا۔ پھر مڑ کر بارنی سے پوچھا۔ "تم اپنی رائفل چلا سکتے ہو نا؟"

"ہاں۔"

"ٹھیک ہے برسٹ مارو۔" جون نے ہدایت دی۔

بارنی نے زمین پر لیٹتے ہوئے رائفل سے دو تین گولیاں برسائیں تو جون اپنی جگہ سے اٹھ کر دائیں جانب دوڑا۔ ہرچند کہ ان لوگوں کو فائرنگ میں الجھایا گیا تھا مگر احتیاط کے طور پر

وہ زگ زیگ انداز میں دوڑ رہا تھا تاکہ دوسری جانب سے چلائی جانے والی گولی اسے نقصان نہ پہنچا سکے۔

خالی بائیوں کے ایک ذخیرے کے پاس پہنچ کر وہ گر گیا اور اس نے فوری آڑ لے لی۔ اس کے ہیبت ناک گرنے سے جیمس یہ سمجھا کہ اُسے گولی لگ گئی ہے اور وہ حرکت کرنے کے قابل نہیں رہا ہے۔

اس کا دل خوف سے دھڑک اٹھا۔

اس نے چند لمحوں تک توقف کیا پھر بائیں جانب سے دوڑا۔ کئی گولیوں نے اس کا تعاقب کیا اور اس کے پاؤں کے پاس ٹپک کر گرد اڑائی۔ وہ کسی نہ کسی طرح اس ٹیلے کے قریب پہنچنے میں کامیاب ہو گیا جس کے پیچھے سے فائرنگ ہو رہی تھی۔ وہ وہاں پہنچ کر سینے کے بل زمین پر گر گیا تھا۔

اسے ان لوگوں نے دیکھ لیا تھا اس لیے اس کے وہاں پہنچتے ہی پھر فائر ہوا اور گولیاں اس چٹان سے ٹکرائیں جس کے پیچھے اس نے پناہ لے لی تھی۔

جیمس کا اندازہ تھا کہ گولیاں برسانے والوں کی تعداد دو ہے۔ اسے معلوم تھا کہ وہ اس پہاڑی پر سیدھا ہو کر نہیں چڑھ سکتا۔ آگے چٹانیں اور درخت نہیں تھے۔ نہ ہی کوئی ایسی چیز جس کی وہ آڑ لے پاتا۔

ان لوگوں تک پہنچنے کے لیے اسے لازماً بائیں جانب جانا تھا۔ تقریباً تیس گز آگے مگر اس طرف میدان صاف تھا اور وہ اسے بہ آسانی نشانہ بنا سکتے تھے۔

بہرحال رسک لینا تھا اور ان لوگوں تک پہنچنا تھا جو اس سازش کے آلۂ کار تھے۔ اس لیے وہ جھکے جھکے اٹھا اور اس طرف دوڑ پڑا۔

اس دوران وہ دکھائی دیے۔ وہ دو تھے اور اب درختوں کی آڑ سے نکل آئے تھے۔ ان کے جسموں پر خاکی لباس تھا۔

ان میں سے ایک نے اپنا گھٹنا زمین پر ٹیکتے ہوئے رائفل سے نشانہ باندھا۔ جیمس اس وقت اندھا دھند چلا جا رہا تھا مگر اس شخص کو نشانہ لیتے دیکھ کر اس کا دل مایوسی سے ڈوبنے لگا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ابھی فاصلہ کافی ہے اور وہ درختوں تک نہیں پہنچ سکتا۔

دوڑتے ہوئے اس نے مایوسی سے آنکھیں بند کر لیں۔

دفعتہً ایک فائر ہوا۔ چٹانوں میں ایک ہیبت ناک آواز گونجی جیمس کو ایسا محسوس ہوا جیسے گولی اس کے دل کے کہیں آس پاس لگی ہو اور وہ نیچے ہی نیچے گرتا چلا جا رہا ہو۔

اس نے بوکھلا کر آنکھیں کھول دیں۔

مگر نہیں وہ تو صحیح سلامت تھا۔ گولی نے اس کے جسم کے کسی حصے کو گزند نہیں پہنچائی تھی۔ اس کے بجائے وہ آدمی خود بلندی سے لڑھکتا ہوا نیچے آ رہا تھا۔ اس کی رائفل چھوٹ کر پیچھے رہ گئی تھی۔ وہ کافی نیچے آ کر ساکت ہو گیا۔

"جون جیفری!" جیمس نے سوچا۔ اس شخص کو لازماً اسی نے نشانہ بنایا ہوگا۔"

دوسرا آدمی بوکھلا کر ایک سمت میں بھاگتا دکھائی دیا۔ معلوم ہوتا تھا جیسے اس نے کسی بھوت کو اپنے تعاقب میں دیکھ لیا ہو۔ جیمس نے اپنا ریوالور سیدھا کر کے اس پر فائر کیا مگر وہ گھنی جھاڑیوں کے پیچھے چلا گیا۔ اس لیے جیمس کی چلائی ہوئی گولی کارگر ثابت نہیں ہوئی۔ ٹھیک اسی وقت پہاڑی پر دو فائر اور بھی ہوئے۔

جیمس کو معلوم تھا کہ وہ فائر جون نے کیے ہیں۔ اس کے ساتھ وہ بھی ان لوگوں کو نشانہ بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ وہ چاہے بھی تو اس شخص کو نہیں پا سکتا۔ اس لیے کہ وہ جھاڑیاں بہت گھنی تھیں اور اس کا غنیم ان کی آڑ لے کر کہیں سے کہیں پہنچ سکتا تھا۔

جون کی چلائی ہوئی گولی اس کی کنپٹی پر پڑی تھی۔ اس لیے وہ جانبر نہ ہو سکا۔

جیمس اس کے قریب بیٹھ کر اس کی تلاشی لینے لگا۔ اس کی جیبوں سے ایسی کوئی چیز برآمد نہ ہوئی جس سے اس کی شخصیت پر روشنی پڑ سکتی۔ البتہ اس کی سینے کی جیب سے ایک کاغذ کا پرزہ دستیاب ہوا۔

اس نے پرزے کو کھولا تو اس پر دو سطریں لکھی ہوئی دکھائی دیں۔ حروف مورس کوڈ ٹائپ کے تھے۔ جیسے کسی نے کچھ خفیہ اور اشارتی زبان میں کچھ لکھا ہو۔

قدموں کی آواز آئی تو جیمس نے سر اٹھایا۔ وہ جون تھا جو اس طرف آ رہا تھا۔ "وہ کمبخت جھاڑیوں میں چھپ کر نہ جانے کہاں نکل گیا۔" اس نے تاسف سے کہا۔

"جانے دو۔" جیمس نے کہا۔ "ذرا اسے دیکھو۔ اس سے تم کیا مطلب سمجھتے ہو؟" اس نے وہ پرزہ جون کی طرف بڑھا دیا۔

"کوڈ ہے۔" جون تھوڑی دیر بعد بولا۔ "کوئی خفیہ اشارہ جسے میں سمجھنے سے قاصر ہوں۔"

"میں اس کے متعلق کوئی واضح نظریہ قائم نہیں کر سکا ہوں۔ مگر یہ سمجھتا ہوں کہ اس پراسرار حرکت کے پیچھے شیطانی تنظیم کا ہاتھ کام کر رہا ہے۔" جیمس بولا۔

"میں تم سے اتفاق کرتا ہوں۔" جون نے کہا۔

اس علاقے کو اچھی طرح دیکھنے کے بعد جب وہ بارنی کے پاس پہنچے تو وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں بولا۔ "پہلے جو کچھ ہوا تھا وہ ناقابلِ یقین تھا۔ مگر اب جو کچھ ہوا ہے اس پر تو بالکل ہی اعتبار کرنے کو جی نہیں چاہتا۔"

"میں سمجھا نہیں۔" جون نے اپنی حیرت کا اظہار کیا۔

"آؤ، اس طرف آؤ۔ میں زبانی طور پر نہیں سمجھا سکتا۔" وہ بولا۔

پھر انھیں لے کر ڈاکٹر ریزروائر کی طرف گیا جب اس نے سطح کی طرف اشارہ کیا تو انھوں نے اپنی زندگی کا حیرت انگیز منظر دیکھا وہ نمک غائب ہو چکا تھا اور ریزروائر میں دوبارہ پانی بھر چکا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس جادوگر نے اپنی چھڑی کو الٹی طرف گھما کر ریزروائر کو اپنی اصلی حالت میں کر دیا ہو۔

❀

"حیرت انگیز" جنرل جوزف جیرٹ نے آہستہ سے کہا اور مضطربانہ انداز میں اپنے ہونٹوں میں دبے ہوئے پائپ کا کش کھینچا۔ ہمیشہ کی طرح اس کا پائپ آج بھی بجھا ہوا تھا "بالکل جادوئی داستانوں کا کوئی قصہ معلوم ہوتا ہے" اس نے کہا پھر اپنے سامنے پڑا ہوا ایک لفافہ اٹھا کر سے چاک کیا۔

"یہ شاید وہ رپورٹ ہے جو لیبارٹری نے بھیجی ہے؟" کرنل جیمس نے کہا۔

"ہاں۔ تمھارا اندازہ درست ہے" جنرل نے لفافہ کھول کر رپورٹ نکالی اور اس کا سرسری مطالعہ کر کے رپورٹ اس کی طرف بڑھا دی۔ "تمھارا لایا ہوا ٹکڑا بھی نمک ثابت ہوا۔ ہماری لیبارٹری کے لوگ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں بتا سکے ہیں"

"یہ بھی نہیں کہ انھوں نے اتنے بڑے ریزروائر میں ایسی کونسی چیز ڈالی کہ وہ اچانک نمک کے ذخیرے میں تبدیل ہو گیا"

"نہیں۔ وہ یہ بتلانے سے قاصر رہے ہیں" جنرل بولا "اس کے علاوہ ایک دلچسپ چیز اور دیکھو۔ ایک فلم رپورٹ، جو ایک اور ایجنٹ نے ارسال کی ہے"

اس نے اپنی میز پر لگے ہوئے بٹنوں میں سے ایک بٹن دبایا تو سامنے والی دیوار کا پردہ ہٹا اور وہ کسی ٹیلی ویژن اسکرین کی طرح سے روشن ہو گئی "یہ فلم آج صبح ہی ایک ہیلی کوپٹر سے کھینچی گئی ہے اس کے تین گھنٹے بعد یہ رپورٹ ملی کہ شمالی مینیسوٹا کی ریاست کی ایک جھیل میں بھی اسی انداز سے نمک جم گیا ہے کہ اوریگان میں جم چکا ہے"

اسکرین پر ایک جھیل انھیں دکھائی دی۔ فلم رنگین تھی اس لیے جھیل کا پانی نیلا اور اس کے گرد پھیلا ہوا جنگل سرسبز اور شاداب دکھائی دیا۔ "ادارۂ تحفظ انسانیت کے خفیہ ایجنٹوں کی ایک ٹیم اس جھیل کا معائنہ کرنا چاہتی تھی اور اس غرض سے وہاں پہنچنا ہی چاہتی تھی مگر جھیل تک جانے والی سڑک پر نمک جم گیا ہے" پس پردہ مس میتھر کی آواز ابھری جو ریکارڈ روم انچارج تھی: "ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ان کی راہ میں اچانک نمک کی چٹانیں آ گئی ہوں۔ راستہ مسدود ہو گیا تو وہ کئی میل کا چکر کاٹنے کے بعد دوسری سڑک سے اس جھیل تک پہنچے۔ جھیل کسی انداز سے جھلار ہی تھی۔ انھوں نے قریب و جوار کی آبادی سے استفسار کیا تو پتہ چلا کہ ایک روز پہلے نمک وہاں تک جما ہوا تھا"

اسکرین پر کینیڈا کے ایک قصبے کی جھیل دکھائی دی اور دوبارہ ایک ہو گیا۔

"اس سے تم کیا نتیجہ اخذ کرتے ہو؟"

"یہ کہ شیطانی تنظیم کسی خاص مقصد کے تحت مختلف جھیلوں کو نمکین بنا کر دیکھ رہی ہے۔ یہ ایک طرح سے اپنی کسی ایجاد کا ٹیسٹ ہے۔ اس کے بعد وہ کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ میں اس پر روشنی ڈالنے سے قاصر ہوں"

"تم نے ایک خاص بات نوٹ نہیں کی" جنرل بولا "کہ پانی کو نمک کی چٹانوں میں تبدیل کرنے میں تو کئی گھنٹے لگ گئے مگر چٹانوں کو دوبارہ پانی بنانے میں زیادہ دیر نہیں لگی"

"ہوں" جیمس نے دوبارہ سر ہلایا "یہ حقیقت ہے میں نے اس پر زیادہ دھیان نہیں دیا تھا"

"مگر ہم اس کیس کی ابتدا کہاں سے کریں گے؟" جون نے سوال کیا۔

"اس خفیہ پیغام سے جو تمھیں اس آدمی کی جیب سے ملا ہے" جنرل بولا "میں نے اسے ادارے کے ماہرین کے سپرد کر دیا تھا۔ امید ہے کہ اب تک اسے ڈی کوڈ کر لیا ہو گا"

اس نے اپنی میز پر لگے ہوئے بٹنوں میں سے ایک بٹن دبایا اور مائیکروفون پر بولا "کوڈ کی رپورٹ لے آؤ"

تھوڑی دیر بعد خودکار دروازہ کھلا اور ایک شخص نے کاغذ پر لکھا ہوا پیغام ان کے سامنے رکھ دیا۔ اس پر صرف دو حروف لکھے تھے "ٹیلکین میکسیکو"

نقشہ دیکھنے پر معلوم ہوا کہ ٹیلکین، میکسیکو کے مغربی کنارے پر واقع ایک گاؤں ہے۔ حقیقت میں ٹیلکین، اوکسا میں واقع ہوا تھا اور وہاں ریڈ انڈین لوگوں کی آبادی تھی۔ اس آبادی میں بھی ایک جھیل تھی اور آبادی اس سے پانی حاصل کرتی تھی۔ جھیل تک صرف ایک ہی سڑک سے جایا جا سکتا تھا۔

ایک گھنٹے کے بعد ادارہ تحفظ انسانیت کا ایک خصوصی جیٹ طیارہ انھیں لے کر میکسیکو کی طرف محو پرواز تھا۔

جب وہ اوکسا کے ایئرپورٹ پر اترے تو انھیں ادارے کی طرف سے ایک سیڈان فراہم کر دی گئی۔ اس وقت وہ اس سیڈان میں بیٹھے ٹیلکین کی طرف بڑھ رہے تھے۔

ڈیاگو اس وقت کار ڈرائیو کر رہا تھا اور وہ عقبی سیٹ پر بیٹھے تھے۔ ڈیاگو کا کہنا تھا کہ وہ ٹیلکین کو اچھی طرح سے جانتا ہے اور وہاں کے چپے چپے سے واقف ہے۔ ان جیسا گائیڈ انھیں تلاش کرنے اور اشتہار دینے پر بھی نہیں ملے گا۔ اس کا دعویٰ تھا کہ اس

پر اعتبار بھی کیا جا سکتا ہے۔

ڈیاگو اس علاقے کی تاریخ بتاتے ہوئے ڈرائیونگ کر رہا تھا: "سینیورز تمہارے بائیں جانب وہ قبرستان ہے جہاں زپوٹک قبیلے کے افراد دفن ہیں جنہیں ہزاروں سال پہلے ازٹمک قبیلے کے لوگوں نے حملہ کر کے..."

"معاف کرنا،" جون نے دخل دیا۔ "یہ ٹیلکیپن کتنی دور رہ گیا ہے؟"

"صرف دس میل دور رہ گیا ہے۔" ڈیاگو نے جواب دیا پھر دوبارہ زپوٹک قبیلے کی تاریخ سے آگاہ کرنے لگا۔

"تم نے گولیاں کھا لیں؟" جیمس نے جون سے پوچھا۔ "تم تھوڑی دیر پہلے نزلے کی شکایت کر رہے تھے۔"

"ہاں۔ میں ہری، نیلی اور پیلی تمام اقسام کی گولیاں کھا چکا ہوں۔" جون نے منمناتی آواز میں کہا۔ "مگر کسی سے افاقہ نہیں ہو رہا ہے۔"

آدھے گھنٹے بعد وہ ٹیلکیپن پہنچ گئے۔ ڈیاگو نے ایک ہوٹل کے سامنے کار روک دی تھی۔ انھوں نے ہوٹل کے رجسٹر میں اپنا نام لکھوایا تو ایک خادم ان کا سامان کار کی ڈکی میں سے نکال کر اوپر لے گیا۔ استقبالیہ کلرک کے مطابق یعنی ہوٹل کا سب سے بہترین کمرہ دیا گیا تھا۔

وہ بہترین کمرہ تیسری منزل پر واقع تھا اور اس میں دو حصے تھے۔ طرز تعمیر اسپینی تھی۔ باتھ روم میں جو باتھ ٹب تھا وہ ملکہ وکٹوریہ کے عہد کی یاد دلاتا تھا۔

جون نے باتھ روم کے نل سے ایک گلاس پانی بھر کر دو گھونٹ لیے۔ پانی گرم تھا مگر اس میں نمک کی آمیزش نہیں تھی۔

"ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شیطانی تنظیم نے ابھی اپنا پلان کرنا شروع نہیں کیا ہے۔" وہ بولا۔

"بہتر ہوگا کہ ہم آج سہ پہر وہ جھیل بھی دیکھ لیں۔"

"بشرطیکہ جھیل کو جانے والی سڑک بلاک نہ ہو جائے۔ بلکہ اس کے بارے میں ڈیسک کلرک سے پوچھ لینا چاہیے۔ ممکن ہے وہ بلاک ہو چکی ہو۔"

انھوں نے فون پر ڈیسک کلرک سے رابطہ قائم کیا تو اس نے بتایا کہ وہ سڑک دو روز پہلے ہی بارش کی وجہ سے ناقابل استعمال ہو چکی ہے اور اس پر کیچڑ جم چکی ہے۔

"بہر حال ہمیں وہاں تک پہنچنا ہے۔ اس لیے کہ اس میں کوئی ایسی خاص بات ہے جس کی وجہ سے کوڈ پیغام لکھا گیا جو ہمارے ہاتھ لگ گیا۔" جیمس بولا۔

"سر دست تو میں کھانا کھانا چاہتا ہوں۔" جون بولا۔ "اور اس کے لیے ہمیں ڈائننگ ہال تک چلنا ہے۔"

"ہاں چلو۔" جیمس نے سر ہلایا۔ وہ خود بھی بھوک محسوس کر رہا تھا۔

ڈائننگ ہال میں روشنی کی کمی تھی اور چاروں طرف لہسن کی بو پھیلی ہوئی تھی۔ چاروں طرف لکڑی کی بھدی اور بدوضع میزیں سجی تھیں۔ پیچھے کی طرف ایک کشادہ برآمدہ تھا اور اس کے بعد گھاس کا حصہ۔ جس سے دور سادہ پہاڑ دکھائی دے رہے تھے۔

اس طرف سے سورج کی آڑی ترچھی کرنیں میزوں پر پڑ رہی تھیں۔

ایک موٹی اور بدوضع میکسیکن عورت نے ان کے قریب آ کر اپنے سفید دانتوں کی نمائش کی اور استفہامیہ لہجے میں کہا: "سینیورز"

"جیمس اور جون" جون نے اپنا باقاعدہ تعارف کرایا۔

"کھانا چاہیے؟"

"ہاں۔"

"اس وقت سب سے خاص چیز پیزولی ہے۔ کیوں پیش کروں؟" اس نے پوچھا۔

"پیزولی؟"

"وہ سؤر کے پاؤں اور مکئی سے تیار کی جاتی ہے اور ذائقے میں بہت لذیذ ہوتی ہے۔" عورت نے اطلاع دی۔

جیمس کو ابکائی سی آنے لگی۔

"اگر کوئی حرج نہ ہو تو ہمارے لیے اسٹیک لے آؤ۔ اور اس کے ساتھ سلاد ہو تو بہتر ہے۔"

عورت سر ہلاتی ہوئی چلی گئی۔

وہ اپنے کھانے کا انتظار ہی کر رہے تھے کہ ایک صحت مند اور خوبصورت لڑکی دروازے سے اندر آئی۔ اس کے جسم پر سفید اسکرٹ اور نیلا بلاؤز تھا۔ اس نے جیمس اور جون سے نزدیکی میز سنبھالی تھی۔ اس لڑکی کے سراپا میں کوئی ایسی خاص بات ضرور تھی جس سے جون اس کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

وہ لڑکی میکسیکن تھی۔

جیمس بھی اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اس نے جیمس کو یوں بے باکی سے گھورتے پایا تو نگاہ نیچی کر لی۔ "ہیلو" جیمس نے کہا۔

"ہیلو" لڑکی نے جواب دیا اور اس کے ہونٹوں پر ایک دلکش مسکراہٹ کھیلنے لگی۔

"کوئی حرج نہ ہو تو ہماری میز پر آ جاؤ۔ حسین لڑکیوں کو تنہا دیکھ کر مجھے اختلاج ہونے لگتا ہے۔ تمہیں اکیلے کھانا کھاتے کیسے محسوس ہوتا ہے؟"

"بہت ناگوار۔" لڑکی نے کہا اور میز پر آ گئی۔

اس نے اپنا تعارف اسٹیلا کہہ کر کرایا۔ "میرا خیال ہے کہ تم لوگ اس سے پہلے میکسیکو نہیں آئے۔" وہ بولی۔ "اگر آئے ہوتے تو میں یاد رکھتی۔"

"ہم آج سہ پہر ہی یہاں آئے ہیں۔" جیمس نے کہا۔

"تم امریکی معلوم ہوتے ہو۔" لڑکی نے قیاس لگایا۔ "میکسیکو کیسے آئے ہو؟"

"ہمارا تعلق ایک میگزین سے ہے اور ہم اس علاقے کے بارے میں ایک فیچر تیار کرنے آئے ہیں۔" جیمس نے مصلحت سے کام لیتے ہوئے کہا۔

"تم رائٹر ہو؟"

"نہیں ہمارا رسالہ باتصویر ہے۔" جون نے کہا۔ "میں فوٹوگرافی کرتا ہوں اور یہ تصویروں کے کیپشن لکھتا ہے۔"

"ہوں۔ تمہارا کام تو بہت دلچسپ ہوگا۔"

"ہاں۔" جیمس بولا۔ "تم اسی قصبے میں رہتی ہو؟"

"نہیں میکسیکو سٹی میں۔ یہاں میرے چند دوست ہیں اس لیے میں یہاں آتی رہتی ہوں۔"

موٹی میکسیکن عورت ان کا کھانا لے کر آگئی اور اس نے پلیٹیں میز پر سجادیں جب وہ واپس جانے لگی تو لڑکی نے میکسیکن زبان میں اپنے لیے آرڈر دیا۔

"تم لوگ یہاں کب تک رہو گے؟"

"شاید ایک ہفتے تک۔"

"میں فوٹوگرافی میں تمہاری رہنمائی کر سکتی ہوں۔" لڑکی بولی۔ "میں اس قصبے اور اس کے گرد و نواح سے پوری طرح واقف ہوں..."

"اس شرط پر کہ آج رات کا کھانا تم میرے ساتھ کھاؤ۔" جیمس بولا۔

"مجھے منظور ہے۔" لڑکی نے آمادگی ظاہر کی۔

کھانے کے دوران انھیں یہ سن کر حیرت بھی ہوئی کہ اسٹیلا ماڈلنگ بھی کرتی ہے۔

کھانے کے بعد وہ لڑکی کو الوداع کہہ کر اپنے کمرے میں آگئے جہاں انھیں کپڑے تبدیل کرکے جھیل پر جانا تھا۔ دونوں نے خاکی کپڑے پہنے اور کاندھے سے کیمرے لٹکالیے۔

وہاں سے نکلنے سے پہلے جون نے بخار کو روکنے والی ایک گولی حلق میں ڈال لی اور نل سے پانی نکال کر پیا مگر اسے ابکائی آئی اور گولی باہر نکل آئی۔

نل کا پانی کھارا ہو چکا تھا۔

"اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے دوستوں نے اپنے کھیل کا آغاز کردیا ہے۔" اس نے عجیب سے لہجے میں کہا۔

وہ باہر نکلے تو ڈیاگو بھاگتا ہوا ان کے قریب آگیا۔

"ہم جھیل تک جانا چاہتے ہیں۔"

"جھیل؟" ڈیاگو ہچکچایا۔ "مگر وہاں کی سڑک تو ناقابلِ استعمال ہے۔ تم لوگوں کو شاید اس کے بارے میں..."

"ہم اس بارے میں جانتے ہیں۔" جیمس بولا۔ "جہاں تک ممکن ہو چلو۔ اس کے بعد ہم راستہ کاٹ کر جائیں گے۔ یا پھر پیدل چلیں گے۔"

"تم چاہتے ہو کہ میں تمھیں وہاں تک لے جاؤں۔"

"ہاں۔"

"مگر میں نے اس وقت پی رکھی ہے اور میں نشے میں ڈرائیونگ نہیں کرنا چاہتا۔" وہ بولا۔

انھوں نے ڈیاگو کی حالت دیکھی۔ وہ واقعی نشے میں تھا اور صحیح طور پر ڈرائیونگ نہیں کر سکتا تھا۔

"او کے۔ تو پھر اپنی کار لے آؤ۔" جیمس بولا۔ "ہم خود ہی ڈرائیو کریں گے۔"

"اپنی کار؟ نہیں سینور۔ میں اپنی کار کسی کو نہیں دیتا۔ حد یہ ہے کہ میری بیوی بھی اسے نہیں چھو سکتی۔"

جون نے اپنی جیب سے نوٹوں کی ایک گڈی نکالی اور نوٹوں کو تاش کے پتوں کی طرح پھیلانے لگا۔ ڈیاگو کی آنکھوں میں یک لخت چمک پیدا ہوئی۔ وہ بولا۔ "تم وعدہ کرو کہ احتیاط سے ڈرائیونگ کروگے تو..."

"ہم احتیاط سے ڈرائیونگ کریں گے۔" جیمس نے اس کا جملہ قطع کیا۔

"او کے۔ تو پھر میں اپنی کار لاتا ہوں۔" اس نے وہ نوٹ جون کے ہاتھ سے جھپٹ کر اپنی جیب میں ڈال لیے۔

جب وہ کار لے آیا تو جون نے کہا۔ "اور اب تم ہی بتاؤ گے کہ ہم کس راستے سے جائیں گے۔"

ڈیاگو نے انھیں راستہ بتایا۔

مرکزی شاہراہ پر دس میل چلنے کے بعد وہ بائیں طرف مڑگئے۔ وہ سڑک سیدھی جھیل تک جاتی تھی اور اس کے بارے میں لوگوں نے اندیشہ ظاہر کیا تھا کہ وہ بہت خراب ہو چکی ہے مرکزی شاہراہ کی بہ نسبت وہ سڑک بہت تنگ تھی۔

جون جیفری کو سیڈان ڈرائیونگ کرنے میں دقت پیش آرہی تھی۔ اس لیے کہ اس کا کلچ پھسل جاتا تھا اور اسٹیئرنگ اتنا سخت تھا کہ بعض اوقات یوں محسوس ہوتا کہ وہ ٹرک چلا رہا ہو۔ تھوڑی سی ڈرائیونگ کے بعد اس کے بازو درد کرنے لگے۔ اور ان میں کھچاؤ پیدا ہوگیا۔

ویسے بھی سڑک بتدریج اونچی ہوتی چلی گئی تھی لہٰذا وہاں محتاط رہنا پڑ رہا تھا۔ پھر دو میل کا راستہ طے کرنے کے بعد سڑک کسی سانپ کی طرح لہرانے لگی۔

سڑک کے دونوں اطراف خطرہ تھا کیونکہ بائیں جانب

گھنا جنگل شروع ہو گیا تھا اور دائیں جانب پتھریلی ڈھلان تھی۔ اسٹیئرنگ غلط طریقے سے گھومنے سے وہ موت کے منہ میں جا سکتے تھے۔

"سڑک تو بہت اچھی ہے۔" جیمس خوشدلی سے بولا۔ "تمہیں ڈرائیونگ کرنے میں لطف آ رہا ہوگا۔"

"اس وقت یہ لطف دوبالا ہو جائے گا جب ہم تحت الثریٰ میں پہنچ چکے ہوں گے۔ دائیں جانب کی ڈھلان تمہیں نظر آ رہی ہوگی؟"

"ڈیاگو کے حق میں اچھا ہی ہوا کہ اس نے پی رکھی تھی۔" جیمس بولا۔ "اگر اس وقت وہ ڈرائیونگ کر رہا ہوتا تو اسے اپنی نانی یاد آ جاتی۔"

"اس نے جو نقشہ ہمیں سمجھایا ہے اس کے مطابق ہمیں تقریباً ایک میل کی چڑھائی اور طے کرنا ہے۔" جون بولا۔ "وہاں پہنچ کر ہمیں کسی گارڈ وغیرہ کا تو سامنا نہیں کرنا پڑے گا؟"

"کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ ممکن ہے تنظیم نے اپنے کچھ گارڈز متعین کر رکھے ہوں۔"

"مگر ہم تو جنگل کے راستے اس طرف جائیں گے۔"

وہ جواب میں کچھ کہنا چاہتا تھا کہ معاً ایک جیپ کی آواز سنائی دی۔ جیمس سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور حیرت سے بولا۔ "یہ کیسی آواز ہے؟"

"ہمارے تعاقب میں کوئی جیپ آ رہی ہے۔"

جیمس نے مڑ کر دیکھا اور حیرت سے بولا۔ "مگر مجھے تو پیچھے سے کچھ آتا دکھائی نہیں دے رہا ہے۔"

پہلا موڑ مڑنے کے بعد وہ جیپ دکھائی دی۔ اس میں تین آدمی سوار تھے۔

"ممکن ہے یہ شیطانی تنظیم کے ایجنٹ ہوں۔" جیمس نے خیال آرائی کی۔

"ہاں۔" جون نے کہا اور سیڈان کے ایکسلریٹر پر پاؤں رکھا۔ سیڈان نے جھٹکا لیا اور تیز رفتاری سے سڑک پر چڑھنے لگی۔ ان کے تعاقب میں آنے والی جیپ بھی گرد اڑاتی ہوئی آ رہی تھی۔

پھر جب وہ ان سے سو گز کے فاصلے پر رہ گئی تو ڈرائیور کے برابر بیٹھے ہوئے آدمی نے اپنے ساتھیوں سے کچھ کہا۔ پھر وہ اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا۔ ونڈ شیلڈ آگے سے کھلا ہوا تھا۔

"مشین گن۔" جون چیخا۔ "نیچے۔"

جیمس جھک گیا۔

ٹھیک اسی وقت مشین گن کا قہقہہ پہاڑیوں میں گونجا۔ متعدد گولیاں سیڈان کی عقبی کھڑکی سے ٹکرائیں۔ سیڈان کا شیشہ ایک تڑاخے سے چکنا چور ہو گیا۔ پھر ایک گولی آ کر جیمس کی سیٹ کے اوپری حصے پر بھی پڑی۔

جیمس ایک لمحے کے لیے کانپ کر رہ گیا۔

آگے والا موڑ بےحد خطرناک ثابت ہوا۔ سیڈان الٹتے الٹتے بچی۔ کیونکہ اس کا ایک پہیہ موڑ پر آتے ہی ہوا میں معلق ہو گیا تھا۔ جون کا دل اچھل کر حلق میں پھنس گیا۔

"ہم ان سے پیچھا نہیں چھڑا سکتے۔" اس نے بلند آواز میں جیمس سے کہا۔ "گاڑی کو بھی نہیں روکا جا سکتا۔ ہم پوری طرح سے گھر چکے ہیں۔"

"ناامید ہونے کی ضرورت نہیں۔" جیمس نے اسے دلاسہ دیا۔ "اگر ہم ڈھلان پر کود جائیں اور پھسلتے ہوئے نیچے چلے جائیں تو ہماری جانیں بچ سکتی ہیں۔ اس وقت یہی ایک طریقہ ہے۔"

تعاقب میں آنے والی جیپ نے وہ موڑ آسانی سے عبور کر لیا۔ سیڈان کے مقابلے میں اس میں توازن تھا اس لیے اس کے ڈرائیور کو کسی قسم کا خطرہ محسوس نہیں ہوا۔ اب سیڈان سے اس کا فاصلہ صرف پچاس گز رہ گیا تھا۔

جیپ سے ایک بار پھر مشین گن کا برسٹ مارا گیا۔ متعدد گولیاں سیڈان کی چھت سے ٹکرائیں۔ ایک گولی بہک کر کیبن جون کے کان کے قریب سے گزری اور ونڈ شیلڈ پر جا کر پڑی۔ ونڈ شیلڈ ایک چھناکے سے ٹوٹ گیا اور اس پر ان گنت لکیریں پیدا ہو گئیں۔ بالکل مکڑی کے جالے کی طرح۔

دوسرا موڑ آتے ہی جیپ اور نزدیک آ گئی۔ پھر ایک برسٹ اور مارا گیا۔ اس بار سیڈان کا پچھلا پہیہ ایک دھماکے سے برسٹ ہو گیا۔ سیڈان بری طرح سے اچھلی۔ اس کے اگلے پہیے ہوا میں اٹھ گئے۔ پھر وہ ایک آواز کے ساتھ دوبارہ سڑک پر گری۔

آگے راستہ مسدود تھا۔ خشک کیچڑ نے سڑک پر ایک چھوٹے سے ٹیلے کا روپ اختیار کر لیا تھا جسے عبور کرنا ممکن نہیں تھا۔ سیڈان اس سے جا ٹکرائی۔

اس کا رخ مڑ گیا اور وہ اڑتی ہوئی ڈھلان میں جا گری۔ ایک ابھری ہوئی چٹان سے ٹکرائی۔ پھر گہرائی میں گرتی چلی گئی۔

کرنل جیمس پہلے ہی تیار تھا۔ جس وقت پیچھے سے آنے والوں نے برسٹ مارا تھا۔ اس نے سائڈ کا دروازہ کھول کر ڈھلان میں چھلانگ لگا دی۔ وہ کافی دیر تک لڑھکتا چلا گیا۔ پھر چند جھاڑیوں میں پھنس کر رک گیا۔

وہ سڑک سے لڑھک کر اتنی نیچے آ گیا تھا کہ اسے فوری طور پر اوپر سے نہیں دیکھا جا سکتا تھا۔

پھر اسے سیڈان اڑ کر ڈھلان میں جاتی دکھائی دی۔ اس

کی باڑی میں سے شعلے اٹھ رہے تھے۔ وہ اپنی جگہ پر دبکا رہا۔
اسے معلوم تھا کہ جب شیطانی تنظیم نے ان کو ہلاک کرنے کے لیے جال بچھایا تھا تو وہ اب بھی ان کی تلاش میں ہوں گے۔ ہاں یہ بھی ممکن تھا کہ وہ سیڈان کو شعلوں میں گھرا دیکھ کر یہ نظریہ قائم کرلیں کہ دونوں ختم ہو چکے ہیں۔

جیمس نے اپنی جیب ٹٹولی مگر ریوالور ندارد تھا۔ ڈھلان پر لڑھکنے کے دوران وہ اس کی جیب سے نکل گیا تھا۔

تعاقب میں آنے والی جیپ آ کر وہاں رکی اور اس میں سے وہی تینوں باہر نکلے جنھوں نے ان پر گولیاں برسائی تھیں۔ وہ سڑک پر اتر کر نشیب کا جائزہ لے رہے تھے۔

جیمس نے اپنی دوسری جیب تھپتھپائی تو پاکٹ کیونکیٹر سے اس کی انگلیاں ٹکرائیں۔ گویا وہ اس پر جنرل جیرتھ سے رابطہ قائم کرکے مدد مانگ سکتا تھا۔ اس نے کیونکیٹر نکالا مگر پھر ایک ٹھنڈی سانس لے کر رہ گیا کیونکہ اس کا انٹینا ٹوٹ گیا تھا۔ جیمس نے مایوسی سے اسے ایک جانب اچھال دیا۔ کیونکیٹر ناکارہ ہو چکا تھا۔

اب لے دے کے ایک ہی صورت رہ گئی تھی کہ وہ جھیل کی طرف جانے کی بجائے واپس اپنے ہوٹل کی طرف چل دے۔ مگر اس صورت میں اسے سڑک پر آنا پڑتا اور ان لوگوں سے لازماً مڈبھیڑ ہو جاتی۔

وہاں سے نکلنے کے لیے اسے رات کا انتظار کرنا تھا ورنہ دن کی روشنی میں وہ اسے دیکھ لیتے۔ نشیب میں پڑی ہوئی سیڈان کو شعلوں نے چاٹ لیا تھا۔

نشیب میں لڑھکنے کے دوران اس کی ٹانگ میں زخم آگیا تھا اور اس سے خون نکلنا شروع ہو گیا تھا۔ اس نے اپنا رومال نکال کر زخم پر باندھ لیا۔ شکر ہے کہ ہڈی نہیں ٹوٹی تھی وہ چلنے پھرنے کے قابل تھا۔

سورج ڈوبنے کے بعد اس نے سڑک کی طرف چڑھنا شروع کر دیا۔ اپنی زخمی ٹانگ کی وجہ سے اسے دقت پیش آ رہی تھی سڑک تک پہنچنے میں اسے ایک گھنٹہ لگا۔

سڑک سنسان تھی۔ وہاں اس وقت کوئی گاڑی نہیں تھی۔ ہوٹل وہاں سے دس میل کے فاصلے پر تھا۔ زخمی ٹانگ کے ساتھ وہ طویل فاصلہ طے کرنا ممکن نہیں تھا، مگر وہ کر بھی کیا سکتا تھا۔ ناچار صحیح ٹانگ پر زور دے کر اس طرف گھسٹنے لگا۔

تقریباً تین میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد اسے ایک گاڑی کی ہیڈ لائیٹس دکھائی دیں۔ وہ ٹیلکسین کی جانب سے آ رہی تھیں اس لیے وہ ٹھہر گیا۔

آنے والا اگر دشمن تھا تو پھر اس کے لیے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں تھی۔ اس لیے کہ سڑک کے دونوں کناروں چھپنے کی کوئی جگہ نہیں تھی۔ ایسی کوئی چیز نہیں تھی کہ وہ اس کی آڑ لے سکتا۔

کار اس کے قریب پہنچ کر ٹھہر گئی۔ پھر اسٹیلا کا چہرہ دکھائی دیا۔ اسٹیلا نے بھی اسے ہیڈ لائیٹس میں دیکھ لیا۔ "مسٹر جیمس تم اس وقت یہاں کیا کر رہے ہو؟" وہ حیرت سے بولی۔

"اس وقت اس کی وضاحت نہیں کر سکوں گا۔" جیمس بولا۔ "اگر تم مجھے ٹیلکسین ہوٹل تک پہنچا سکو تو میں تمہارا شکر گزار ہوں گا۔"

"ہاں آؤ۔" اس نے ڈرائیونگ سیٹ والا دروازہ کھولا۔

جیمس نے سیٹ پر بیٹھ کر دروازہ بند کر لیا اور اپنی مجروح ٹانگ کو پھیلا لیا۔

"اوہ، تم شاید زخمی ہو؟" وہ تشویش سے بولی۔

"ہاں۔ ہمیں ایک حادثہ پیش آ گیا تھا۔"

"جون کہاں ہے؟"

"وہ شاید ختم ہو گیا ہے۔" جیمس نے مایوسی سے کہا اور شدتِ جذبات سے اپنے دانت بھینچ لیے۔

"مجھے افسوس ہے۔" اسٹیلا نے آہستہ سے کہا۔

"تم اس طرف کیسے آ گئیں؟"

"جب مجھے نیند نہیں آتی ہے تو میں لمبی ڈرائیونگ کرتی ہوں۔" اسٹیلا نے جواب دیا۔ "آج بھی میں ڈرائیونگ کرنے نکلی تھی کہ تم نظر آ گئے۔"

"گویا تمہاری بے خوابی میرے حق میں بہتر رہی۔ اگر تم اس طرف نہ آتیں تو میں کہیں راستے میں ہی بے ہوش ہو کر گر پڑتا۔" جیمس بولا۔ "میرا خیال ہے کہ اس واقعے کی پولیس میں رپورٹ کرا دینا چاہیے۔ یہاں پولیس ہے؟"

"پولیس اسٹیشن تو نہیں ہے البتہ ایک پولیس لیفٹیننٹ یہاں رہتا ہے۔ وہی معاملات کی دیکھ بھال کرتا ہے کہو تو اس کے ہاں لے چلوں؟"

"ہاں، چلو۔"

ٹیلکسین پہنچ کر اسٹیلا نے اپنی فورڈ بائیں سڑک پر موڑ لی۔ پھر دو میل کی ڈرائیونگ کے بعد ایک حویلی نما مکان کے سامنے کار روک لی۔ اس مکان کے سامنے کیلے کے درختوں کی بہتات تھی۔ مکان اس میں تقریباً چھپ گیا تھا۔

"لیفٹیننٹ یہاں رہتا ہے۔" اسٹیلا نے کہا۔

وہ کار سے اتر کر مکان کی طرف گئے۔ مکان سنسان پڑا تھا۔ سامنے کے پورچ میں پہنچ کر جیمس نے دروازے پر زور سے دستک دی اور دوسری طرف سے کوئی ردعمل ظاہر نہیں ہوا۔ جیمس نے دوسری بار دستک دی۔

جیمس نے اسے منتخب کیا۔ مگر ابھی اس نے چند فٹ ہی فاصلہ طے کیا ہوگا کہ اس کا پاؤں رپٹ گیا اور وہ ڈھلوان پر پھسلتا چلا گیا۔ متعدد پتھر اور خود رو جھاڑیوں نے اس کے جسم پر خراشیں ڈال دیں۔

دس منٹ کے بعد وہ نیچے پہنچ چکا تھا مگر ادھ موا ہو کر۔ اس کے ہاتھ پیروں کی توانائی زائل ہو چکی تھی۔

پھر اس نے ہیلی کاپٹر کی گڑگڑاہٹ سنی تو اس کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔ اب وہ اسے گھیر کر کسی چوہے کی طرح مار سکتے تھے۔ وہ ہیلی کاپٹر لازماً وہی تھا جو اسے گودام میں کھڑا دکھائی دیا تھا۔

وہ گھسٹتا ہوا ایک چٹان کی آڑ میں ہو گیا۔

*

"خوب" جون اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔ "بالآخر تم نے مجھے اپنے جال میں پھانس لیا۔"

"ہاں۔" اسٹیلا نے بل کھا کر کہا۔

"مگر تمہیں یہ سن کر خوشی ہوگی کہ اب تک اس گودام کو ادارہ تحفظ انسانیت کے دس بہترین ایجنٹ گھیرے میں لے چکے ہوں گے۔ ممکن ہے وہ چند ثانیوں بعد تمہارے دروازے پر دستک دے رہے ہوں۔"

"تم جب سے اس علاقے میں داخل ہوئے ہو ہم برابر تمہاری نگرانی کر رہے ہیں۔" اس آدمی نے قہقہہ لگا کر کہا جو عقب میں کھڑا تھا۔ "تم یہاں تک تنہا آئے ہو۔ تمہاری یہ چال کامیاب نہیں ہو سکتی کہ ادارے کے لوگوں نے ہمیں گھیرے میں لے لیا ہے۔"

"تم لوگوں نے مجھے آتے ہوئے دیکھا تھا مگر بعد میں کیا ہوا تم اس سے ناواقف ہو۔" جون نے اپنے لہجے میں زور پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔" اس شخص نے کہا جس کا نام ہنسن تھا۔ "تم چاہتے ہو کہ میں ان لوگوں کو دیکھنے کے لیے باہر نکلوں اور تم اس دوران میں مس اسٹیلا پر قابو پا لو۔ دو آدمیوں کی بہ نسبت ایک شخص پر قابو پانا آسان ہوتا ہے اور مس اسٹیلا بہرحال عورت ہے۔"

جون اپنے شانے ہلا کر رہ گیا۔

وہ چند لمحوں تک ان لوگوں کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے اسٹیلا سے پوچھا۔ "اب تم لوگوں کو کس بات کا انتظار ہے؟ تم مجھے اپنے ہیڈ کوارٹر کیوں نہیں لے جاتے؟"

"ایک ٹیلی فون کال کا۔ فون کال کے بعد ہم تمہیں بھی وہیں لے جائیں گے جہاں کرنل جیمس کو رکھا گیا ہے۔"

اس کے کہنے کے مطابق ٹھیک پانچ منٹ بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بجی۔ جون کی نگاہ اس کا تعاقب کر رہی تھی پھر اس وقت اس کی نگاہ پیپر ویٹ پر پڑی۔

سیاہ رنگ کے پتھر کا چمکدار پیپر ویٹ اس کے ہاتھ سے محض چند انچ کے فاصلے پر رکھا تھا۔ اس نے کرسی پر بیٹھنے کے بعد میز پر ہاتھ رکھا تھا تو وہ اس سے صرف چند انچ کے فاصلے پر تھا۔ مگر اس وقت وہ اس پر توجہ نہیں دے پایا تھا۔

اسٹیلا کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے اپنا ہاتھ پیپر ویٹ پر رکھ دیا۔ اس کا دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا جیسے پسلیاں توڑ کر باہر آ جائے گا۔

اسٹیلا چند لمحوں تک کچھ سنتی رہی۔ اس نے ہاں ہوں کہنے پر اکتفا کیا پھر ریسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ جون نے ٹھیک اس وقت پیپر ویٹ کو مٹھی میں دبایا اور پوری قوت سے اسے اسٹیلا کے منہ پر دے مارا۔

اسٹیلا کے حلق سے ایک ہولناک اور لرزہ خیز چیخ نکلی جون نے الٹی چھلانگ لگائی اور ہنسن پر جا پڑا۔ ہنسن اچھل کر لکڑی کی دیوار سے جا ٹکرایا۔ اس کے حلق سے بھی ایک بے معنی سی آواز نکلی۔ اس نے دیوار سے ٹکراتے ہی ریوالور نکال لیا اور جون پر فائر کیا۔

مگر نشانہ صحیح نہ ہونے پر گولی اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکی۔ جون نے کسی سانپ کی طرح پلٹا کھایا اور ہنسن کے ریوالور پر ہاتھ مارا۔ ریوالور اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا اور جون کے ہاتھ میں آ گیا۔

کسی چیتے کی طرح چھلانگ لگا کر وہ کھڑا ہوا اور اس نے ریوالور کا رخ اسٹیلا کی طرف کر دیا۔ وہ فرش پر پڑی تھی اور اس کا ایک ہاتھ اپنے چہرے پر تھا۔ اس کی آنکھیں شدت کرب سے بند تھیں۔

جون نے بڑھ کر اسے بالوں سے پکڑ لیا اور سفاکی سے بولا "اور اب تم میرے تمام سوالوں کے جوابات صحیح صحیح دو گی۔"

"تم میری زبان نہیں کھلوا سکتے۔" وہ کانپتی ہوئی آواز میں بولی۔

جون نے اپنی جیب سے پاکٹ کمیونکیٹر نکالا اور جنرل جوزف سے رابطہ قائم کرنے لگا۔ وہ پوری طرح سے محتاط تھا اور اس نے ان دونوں کو کور کر رکھا تھا۔

*

جنرل جوزف اور ادارہ تحفظ انسانیت کے ماہرین نے اسٹیلا کی زبان کھلوانے کے لیے تقریباً تمام ہتھکنڈے استعمال کر لیے مگر کوئی خاص بات نہ معلوم کر سکے۔

وقت تیزی سے گزر رہا تھا اور ان دو شیطان ایجنٹوں کی

اس دوران اسٹیلا نے کاندھے سے لٹکتا ہوا بیگ کھولا اور اس میں سے کوئی چیز نکالی۔

"یہ کیا ہے؟" جیمس نے حیرت کا اظہار کیا۔

وہ چھوٹا سا اسپرے تھا بالکل اس اسپرے کی مانند جس سے سینٹ چھڑکتے ہیں۔ اسٹیلا نے اسپرے کا رخ جیمس کے چہرے کی طرف کر کے لیور دبا دیا۔ اسپرے میں سے ہلکا سا سفید غبار نکلا اور جیمس کے چہرے سے ٹکرایا۔

"نروس گیس!" جیمس کے ذہن میں ایک لفظ گونجا۔

اس نے مڑ کر وہاں سے فرار ہونا چاہا مگر مجروح ٹانگ کی وجہ سے ایسا کرنا ممکن نہ ہوا۔ گیس اس کے اعصاب پر حاوی ہو چکی تھی۔ وہ لڑکھڑایا اور لکڑی کے پورچ پر گر گیا۔

اس کے حواس جواب دے چکے تھے۔

II

جون جیفری کا خیال تھا کہ وہ مر چکا ہے مگر جب اس نے اپنی ناک سے کھانے کی خوشبو ٹکراتی محسوس کی تو اسے اپنا خیال رد کرنا پڑا۔ اگر وہ مر چکا تھا تو کھانے کے بارے میں اسے کچھ محسوس نہیں کرنا چاہیے تھا۔

جب اس کے حواس بیدار ہوئے اور وہ آنکھیں کھول کر دیکھنے پر قادر ہوا تو اس نے خود کو ایک چھوٹے سے کمرے میں پایا۔ روشنی میز پر رکھے ہوئے کیروسین لیمپ سے ہو رہی تھی۔ کمرے کا دروازہ بند تھا اور کھانے کی خوشبو دوسرے کمرے سے آ رہی تھی۔

وہ ایک پیال پر پڑا تھا اور ایک کمبل میں لپٹا ہوا تھا۔ اس نے محسوس کیا کہ اس کے جسم پر پٹیاں بندھی ہیں۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی مگر کراہ کر رہ گیا۔ پیٹھ اور بازو میں ناقابلِ برداشت تکلیف ہوئی تھی اور اس کی بنا پر اٹھنے سے قاصر رہا تھا۔

اس نے اپنی یادداشت کو ٹٹولا تو یاد آیا کہ کار کا دروازہ خود بخود کھل جانے کی بنا پر وہ اچھل کر باہر آ گیا تھا اور وہ لڑھکتا ہوا نشیب میں چلا گیا تھا۔ اس وقت اس نے بازوؤں اور پیٹھ میں لاتعداد سوئیاں چبھتی محسوس کی تھیں۔

وہ لازماً تیز دھار کانٹے اور خشک جھاڑیاں تھیں جو پہاڑی کی ڈھلان پر اُگی ہوئی تھیں۔ اسے متعدد خراشیں آئیں اور جسم کے کئی حصے مفلوج ہو گئے۔ پھر اس کی آنکھیں بند ہوتی چلی گئیں۔ وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گیا تھا۔

اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک بوڑھے آدمی کی صورت دکھائی دی۔ اس نے اندر آ کر میز سے لیمپ اٹھایا اور جون کا جائزہ لینے لگا۔

وہ ریڈ انڈین تھا۔

جون نے اپنی آنکھیں پٹ پٹائیں اور اس سے پوچھا: "تم انگریزی بولنا جانتے ہو؟"

"ہاں،" وہ بولا۔ "تھوڑی تھوڑی۔"

دروازہ دوسری بار کھلا اور ایک لڑکی اندر آئی۔ "تمہارا کیا حال ہے؟" اس نے اندر آ کر پوچھا۔ وہ انگریزی میں مخاطب ہوئی تھی۔

"ٹھیک ہوں۔ یہ بتاؤ کہ اس وقت میں کہاں ہوں؟"

"تم ان کروزن کے گھر پر،" لڑکی بولی۔ "میرے والدین تمہیں ایک خاکستر گاڑی کے پاس سے اٹھا کر لائے تھے۔ اس وقت تم ٹیلکسین سے شمال کی جانب چند میل کے فاصلے پر ہو۔"

"مجھے یہاں کب لایا گیا ہے؟"

"آج سہ پہر۔"

کمرے کی کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔ جون نے باہر تاریکی پھیلی دیکھی۔

"کیا وقت ہوا ہے؟" اس نے پوچھا۔

"اس وقت آدھی رات گزر چکی ہے۔"

"آدھی رات۔ گویا میں آٹھ گھنٹے سے بے ہوش تھا۔" جون بڑبڑایا۔ "تم نے کسی اور شخص کو وہاں پڑے دیکھا تھا؟" اس نے بوڑھے سے پوچھا۔

"نہیں۔"

"او کے۔ میں آرام کرتا ہوں مگر صبح کسی پولیس والے کو بلا لانا۔ اور ہاں۔ میرا جیکٹ کہاں ہے؟"

لڑکی نے کرسی کی پشت پر پڑا ہوا جیکٹ اٹھا کر اس کے حوالے کر دیا۔ جون نے اس کی جیبوں کا جائزہ لیا مگر پھر گہرا سانس لے کر رہ گیا کیونکہ اس کا پاکٹ کیونکیٹر غائب تھا۔

غالباً ڈھلوان سے لڑھکتے ہوئے وہ اس کی جیب سے نکل گیا تھا۔ اس نے مایوسی سے جیکٹ ایک طرف اچھال دیا۔

پولیس لیفٹیننٹ بھاری تن و توش کا مالک تھا اور اس کے جسم پر خاکی وردی تھی۔ اس نے فرنانڈو کہہ کر اپنا تعارف کرایا تھا۔ جب جون نے اسے کار کے حادثے کے بارے میں بتایا تو اس نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا: "کل کا دن بہت منحوس گزرا ہے موسیو۔ صبح میری بیوی کے ہاں پانچواں بچہ ہوا۔ شام کو یہ خبر ملی کہ بستی میں تقسیم ہونے والے پانی میں کچھ گڑبڑ ہو گئی ہے پھر رات کو یہ حادثہ پیش آ گیا۔"

"پانی کو کیا ہوا؟" جون چونکا۔

"پانی نمکین ہو گیا ہے،" فرنانڈو نے جواب دیا۔ "میں واٹر ٹینک پر گیا تھا مگر معاملہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ وہاں پانی پر نہیں

سے

"میرے ساتھ ایک شخص اور تھا۔" جون نے کہا۔ "میں چاہتا ہوں کہ تم ڈھلان پر جاکر اسے تلاش کرو۔"

"اوکے۔" فرنانڈو مدد کر کے چلا گیا۔

بوڑھے نے ایک ڈاکٹر کو بھی بلوا لیا۔ اس نے جون کا معائنہ کر کے دوا دی۔ پٹیاں باندھیں اور اسے بتایا کہ اس کی تین پسلیاں مجروح ہیں۔ اس نے تاکید کی کہ وہ آرام کرے۔

مگر جون نے ان لوگوں کا شکریہ ادا کیا اور ڈاکٹر کی اسٹیشن ویگن میں بیٹھ کر ہوٹل آگیا۔ وہاں پہنچ کر اس نے دوسرا پاکٹ کمپیوٹر نکالا اور جنرل جوزف سے رابطہ قائم کرنے لگا۔ دوسرا کمیونیکیٹر اس نے ہنگامی ضرورت کے تحت ایک خفیہ جگہ پر رکھ دیا تھا۔

رابطہ قائم ہونے پر اس نے جنرل کو مکمل رپورٹ دی۔ جنرل نے اسے نوید سنائی کہ وہ جیمس کی طرف سے فکرمند نہ ہو۔ وہ ادارہ تحفظ انسانیت کے چند ایجنٹوں کی ایک پارٹی میکسیکو کی طرف روانہ کر رہا ہے۔ وہ آکر ان کی مدد کریں گے۔ اس نے تاکید کی تھی کہ وہ جھیل تک جانے کا ارادہ سردست ملتوی کر دے۔ البتہ جب پارٹی آجائے تو وہ اپنی کوشش جاری رکھ سکتے ہیں۔

وہ ٹیم شام کو آگئی۔ فرنانڈو بھی ان کے ساتھ ہو گیا۔ ڈیاگو کو جب معلوم ہوا کہ اس کی سیدھان ایک مہلک حادثے کا شکار ہو گئی ہے تو وہ بھی ساتھ ہو لیا۔

اس وقت جون لیفٹیننٹ فرنانڈو کے ساتھ آگے والی جیپ میں تھا۔ اس کی پسلیوں کی تکلیف ابھی ختم نہیں ہوئی تھی اور آنکھوں کے آگے تاریکی چھا رہی تھی۔

ڈھلان پر پہنچ کر انھوں نے سب سے پہلے کرنل جیمس کو تلاش کیا مگر وہ کہیں نہیں ملا۔

جھیل پر پہنچ کر انھوں نے اسے چیک کیا مگر اس میں ٹھاٹھیں مارتا ہوا نیلا پانی بھرا ہوا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ شیطانی تنظیم نے جھیل پر کیے جانے والا تجربہ ختم کر دیا۔

واپسی پر اس نے کمیونیکیٹر پر جنرل کو رپورٹ دی تو اس نے افسوس کا اظہار کیا پھر میکسیکو میں موجود ادارہ تحفظ انسانیت کے تمام ایجنٹوں کو حکم دیا کہ وہ کرنل جیمس کو تلاش کریں مگر تین روز کی تلاش کے باوجود جیمس کہیں نہیں ملا۔

کیپٹن جون جیفری کو مجبوراً تنہا ہیڈ کوارٹر لوٹنا پڑا کیونکہ وہاں رہ کر وہ وقت ضائع کرنے کے سوا اور کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

اس دوران میں ریسرچ سیکشن نے ایک نیا انکشاف کیا تھا۔

وہ اس وقت جنرل جوزف کے آفس میں بیٹھا تھا۔

جنرل نے بٹن دبایا اور ٹیلی ویژن اسکرین پر ایک سائنس کانفرنس ہال کا منظر نظر آیا۔ پھر کیمرہ ایک سائنس دان پر ساکت ہو گیا۔

"یہ ڈاکٹر مورڈیکائی ہے اور اس نے سات سال پہلے زیورچ کی ایک سائنس کانفرنس میں حصہ لیا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ کھارے پانی کو میٹھا تو سب ہی بنا دیتے ہیں مگر اس نے الٹا طریقہ دریافت کر لیا ہے یعنی وہ میٹھے پانی کو کھارا بنا سکتا ہے۔ اس کے ساتھیوں نے مذاق اڑایا مگر وہ اپنی بات پر اڑا رہا۔ وہ ایک تجربے کے ذریعے اپنی تھیوری کو ثابت کرنا چاہتا تھا کہ اچانک غائب ہو گیا۔ اب جبکہ شیطانی تنظیم اس قسم کے تجربے کرتی پھر رہی ہے تو ہمارا شبہ اس طرف جاتا ہے کہ ڈاکٹر مورڈیکائی ابھی زندہ ہے اور تنظیم کا آلۂ کار بنا ہوا ہے۔"

"میں اس تجزیے سے متفق ہوں کیپٹن۔" جنرل نے ٹیلی ویژن اسکرین آف کر کے کہا۔

"مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تنظیم اس تجربے سے کیا فائدہ اٹھانا چاہتی ہے؟ پانی کو نمک میں تبدیل کرنے سے کیا قیامت آسکتی ہے؟" جون نے اپنی کھوپڑی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

دو گھنٹے بعد ہیڈ کوارٹر میں ایک کال آئی۔ آپریٹر نے بتایا کہ کوئی مس اسٹیلا، کیپٹن جون جیفری سے بات کرنا چاہتی ہے۔

جون نے کال ریسیو کر کے جنرل کو مسرت آمیز لہجے میں بتایا "اسٹیلا اس سے آج رات نو بجے ملاقات کرنا چاہتی ہے۔"

"مگر کیوں؟"

"وہ کہتی ہے کہ اسے کرنل جیمس کے بارے میں معلوم ہے کہ وہ کہاں ہے؟"

کرنل جیمس کو ہوش آیا تو اس نے خود کو ایک عجیب سے کمرے میں پڑے پایا۔ اس کمرے کی دیواریں بالکل سپاٹ تھیں۔ کہیں کوئی دروازہ یا کھڑکی نہیں تھی مگر اس کے باوجود وہاں حبس کا احساس نہیں ہوتا تھا۔

وہ کہاں تھا اور کون لوگ یہاں لائے تھے، وہ اس سے لاعلم تھا۔ اس نے بستر سے اٹھنا چاہا مگر وہ لڑکھڑا کر گر پڑا۔ اسے اپنی ٹانگوں کی قوت زائل ہوتی معلوم ہوتی تھی۔

وہ اپنی ٹانگوں کو ورزش کرانے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ چلنے پھرنے کے قابل ہو گیا۔ اس کی توانائی لوٹ آئی مگر سوال یہ پیدا ہوتا تھا کہ اسے کہاں جانا چاہیے۔ وہ محدود سے کمرے میں گھوم پھر کر رہ گیا۔

مسلسل چلنے سے البتہ ہاتھ پیر کھلنا شروع ہو گئے تھے۔ اچانک کمرے میں ایک ہلکی سی آواز گونجی۔ وہ آواز کی سمت مڑا۔ اس کے بیڈ کے نیچے ایک خفیہ خانہ ظاہر ہوا اور اس میں سے ایک لکڑی کا پیالہ باہر آکر فرش پر رک گیا۔ پیالے میں سبز رنگ

کا محلول بھرا ہوا تھا۔

پیالے کو دیکھ کر اس کو بھوک کا احساس ہوا۔ وہ تیزی سے اس کی سمت گیا۔ فرش ظاہر ہونے والا خانہ ایک جھٹکے کے ساتھ بند ہو گیا۔ جیمس نے پیالہ اٹھا کر ہونٹوں سے لگا لیا۔

پھر اسے خیال آیا کہ پیالے میں کوئی ایسی چیز بھی ہو سکتی ہے کہ اس کے اعصاب پر اثر انداز ہو جائے۔ ممکن ہے کہ وہ لوگ اس سے کوئی بات پوچھنا چاہتے ہوں اور وہ دوا کے زیر اثر سب کچھ بتا ڈالے۔

اس نے پیالہ اٹھا کر دیوار پر دے مارا۔ محلول فرش اور دیوار پر بکھر گیا۔

ایک گھنٹے بعد پھر یہی عمل دہرایا گیا۔ پھر دائیں جانب ایک دروازہ ظاہر ہوا۔ اس کے پیچھے ایک مسلح گارڈ دکھائی دیا۔ اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی اسٹین گن کی نال سے اسے باہر نکلنے کا اشارہ کیا۔ جیمس باہر آیا۔

پھر اُسے ایک لفٹ کے ذریعے اوپر پہنچایا گیا اور ایک چھوٹی سی لیبارٹری تھی۔ لیبارٹری کی چاروں دیواروں کے قریب ریک تھے اور ان پر لاتعداد شیشیاں اور مرتبان رکھے تھے۔ ان میں معلوم نہیں کیا کچھ بھرا ہوا تھا۔

اس لیبارٹری کے آخری حصے میں ایک میز پر ایک شخص بیٹھا کچھ لکھ رہا تھا۔ "ڈاکٹر موڈیکائی!" گارڈ نے اسے مخاطب کیا۔

ڈاکٹر اس کی طرف متوجہ نہیں ہوا۔

اس کے دوسری بار مخاطب کرنے پر اس نے سر اٹھایا۔ اور جیمس کو دیکھ کر بولا "آؤ۔ آؤ۔۔۔ تمہارا تعلق ادارہ تحفظِ انسانیت سے ہے نا؟ اور تم میری تباہی و بربادی کے درپے ہو۔ احمق آدمی! ڈاکٹر موڈیکائی ہوں۔ اس صدی کا سب سے بڑا کیمیا داں۔ مجھے جھک کر سلام کرو۔ میری عظمت کو تسلیم کرو۔"

جیمس نے اندازہ لگایا کہ وہ کوئی خبطی اور نیم دیوانہ قسم کا سائنسداں ہے۔ اس نے مصلحت آمیزی سے کہا "میں غلطی پر تھا۔ میں تمہاری عظمت کو سلام کرتا ہوں۔ تم جیسے لوگ دنیا میں روز روز پیدا نہیں ہوتے۔"

"میں ہمیشہ زندہ رہوں گا اور تاریخ میں نمایاں مقام حاصل کر لوں گا۔" ڈاکٹر موڈیکائی نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"یہ دیکھو۔" اس نے نزدیکی کھڑکی کے نزدیک جا کر اس کا شٹر ہٹا دیا۔

تاحدِ نگاہ نیلا آسمان پھیلا ہوا تھا پھر بلند پہاڑ تھے جن کی چوٹیوں پر برف جمی تھی۔ نیچے ایک قلعہ تھا۔ جس کے قریب ایک دریا بہہ رہا تھا۔

"تم جانتے ہو یہ کون سا دریا ہے؟"

"دریائے کولوریڈو؟"

"بالکل درست۔" ڈاکٹر بولا۔ "یہاں سے اس کا فاصلہ چار گھنٹے کا ہے۔ اگر میں اس دریا کو اپنے فارمولے سے منجمد کر دوں اور نمک کا بنا دوں تو؟"

جیمس کے ذہن کو ایک زبردست جھٹکا لگا۔ اگر کولوریڈو دریا کو منجمد کر دیا جاتا تو مغربی امریکا ویران ہو جاتا۔ ایری زونا، نویڈا اور کیلی فورنیا کے حصے خشک ہو جاتے۔ ان وسیع و عریض حصوں میں زراعت ہوتی تھی جو پانی نہ ملنے پر ختم ہو جاتی۔ پھر اس دریا سے بجلی پیدا کی جاتی تھی اور ہوور ڈیم پر بہت بڑا پاور اسٹیشن تعمیر کیا گیا تھا۔ اگر دریا منجمد ہو جاتا تو بجلی پیدا نہیں کی جا سکتی تھی۔ اس کی عدم موجودگی میں سیکڑوں کارخانے بند ہو جاتے، گھروں میں تاریکی چھا جاتی۔ عمارتوں کی لفٹیں جام بند ہو جاتیں اور ہر وہ مشین غیر متحرک ہو جاتی جو بجلی سے چلتی ہے۔ اس کے علاوہ لاکھوں افراد پینے کے پانی سے محروم ہو جاتے۔ ان علاقوں میں بسنے والے لاکھوں افراد کو اس دریا سے پانی میسر ہوتا تھا۔

"تنظیم چاہتی ہے کہ میں تجربے کے طور پر پہلے اس دریا کو منجمد کر دوں۔ اس کی کامیابی کے بعد دنیا کے تمام بڑے دریاؤں مثلاً مسی سی پی، نیل، ایمزن، کانگو اور ہوانگ ہو کو منجمد کر دوں۔ پھر لاکھوں اور کروڑوں انسان میرے رحم و کرم پر ہوں گے۔ کیونکہ نمک کی چٹان سے دوبارہ پانی بنانے کے عمل سے بھی صرف میں ہی واقف ہوں۔"

کرنل جیمس کچھ نہیں بولا اور صرف اپنے ہونٹوں پر زبان پھیر کر رہ گیا۔ اس کے جسم میں ایک سرد سی لہر دوڑ گئی تھی۔ اگر وہ دیوانہ ڈاکٹر واقعی اپنے منصوبے میں کامیاب ہو جاتا تو۔۔۔؟

"دو روز۔" ڈاکٹر بولا۔ "میرے منصوبے کی تکمیل میں صرف دو روز رہ گئے ہیں۔ پھر میں ان لوگوں سے ہولناک انتقام لوں گا جو مجھ پر ہنستے تھے۔ میری تنظیم دنیا پر حکومت کرے گی اور سپر پاورز کو سرنگوں ہونے پر مجبور کر دے گی۔ مسٹر ایجنٹ! صرف دو روز بعد۔ تم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے۔"

*

اسٹیلا نے کیپٹن جون کو ایک گودام کا پتا دیا تھا۔ جون وہاں وقت مقررہ پر پہنچ گیا اور طے شدہ جگہ پر کھڑا ہو گیا۔ وہ سڑک گودام کے سامنے تھی اور اس وقت سنسان۔ دریا کی طرف سے آنے والی سرد ہوائیں اسے اپنے جسم میں پیوست ہوتی محسوس ہو رہی تھیں۔ گرد و پیش میں تاریکی چھائی ہوئی تھی اور سکوت کا عالم تھا۔

اسٹیلا نے تاکید کی تھی کہ وہ تنہا آئے۔ اس لیے وہ اکیلا

اس کا منتظر تھا۔ اسے یاد آیا کہ اسٹیلا نے دوسری جگہ بھی بتائی تھی۔
اور کہا تھا کہ اگر وہ سڑک پر نہ ملی تو اسے دریا تک آنا ہوگا۔

اس نے کچھ سوچا اور دریا کی طرف چل پڑے۔
ایک تاریک گلی کو طے کرنے کے بعد دریا آ گیا۔ وہ بوسیدہ سا مکان اس کے کنارے پر ہی واقع تھا۔ اس نے پنا ریوالور نکالتے ہوئے دروازے پر دستک دی۔ دروازہ تھوڑی دیر بعد کھل گیا اور اسٹیلا کا چہرہ دکھائی دیا۔ "مسٹر جون جیفری؟"

"ہوں۔"

"تم اکیلے ہو؟"

"ہاں۔"

"اندر آجاؤ۔" وہ بولی۔

جون اندر گیا تو اس نے دروازہ بند کر دیا اور مڑتی ہوئی بولی
"میرے پیچھے آؤ۔"

اس گودام کے احاطے میں ہلکی روشنی ہو رہی تھی۔ چاروں طرف خالی پیٹیاں اور کاٹھ کباڑ بھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ آگے بڑھا تو اسے ایک چھوٹا سا کیبن دکھائی دیا۔ اس کیبن کو شاید آفس کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا کیونکہ وہاں میز کرسی کے علاوہ کیبنٹ بھی تھے۔ آفس میں ہلکی روشنی ہو رہی تھی اور وہ اس وقت خالی پڑا تھا۔

اسٹیلا آفس میں داخل ہو گئی اور وہ اس کے پیچھے وہاں چلا گیا۔ پھر اس نے ایک کرسی پر گرتے ہوئے پوچھا "اور کب یہ بتاؤ کہ کرنل جیمس کہاں ہے؟"

وہ آدمی معلوم نہیں وہاں کب سے کھڑا تھا۔ جون کے بیٹھتے ہی وہ اس کی پشت پر آ گیا اور اس نے ریوالور کی نال اس کی گدی سے لگاتے ہوئے اس کے ہولسٹر سے ریوالور کھینچ لیا۔

"اس کے بجائے میں تمہیں بتاؤں کہ تمہارا دوست کہاں ہے؟" اسٹیلا نے ایک قاتلانہ مسکراہٹ سے کہا۔ "میں تمہیں خود وہاں لے چلوں گی۔"

جون کچھ نہ بولا۔ بر لنک گیم ختم ہو چکی تھی۔ اس لیے کہ اسٹیلا کے ہاتھ میں بھی ایک سیاہ رنگ کا باشندہ ریوالور چمک رہا تھا۔

جیمس نے ایک لمحے کے لیے کن انکھیوں سے ڈاکٹر مورڈیکائی کی طرف دیکھا اور دل ہی دل میں سوچا کہ اسے ہر حال میں وہاں سے فرار ہو جانا ہے۔ اس فرار کی اسے چاہے کتنی ہی بڑی قیمت کیوں نہ ادا کرنا پڑے۔

"مگر کیسے؟ ہاں وہ ڈاکٹر مورڈیکائی پر قابو پا کر اسے بطور چارہ بھی تو استعمال کر سکتا ہے۔"

لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ تنظیم نے اس کا فارمولا پا لیا ہو اور اس کے دوسرے سائنسدان اس پر کام کر رہے ہوں۔ ڈاکٹر مورڈیکائی کی طرح انہیں جیسے ہی کامیابی حاصل ہوگی وہ مورڈیکائی کے دماغ میں گولی مار دیں گے۔

"نہیں۔ اسے چارے کے طور پر استعمال کرنا درست نہیں تھا۔ اسے دوسری ترکیب پر عمل کرنا چاہیے۔

"تم پاگل اور دیوانے ہو گئے ہو ڈاکٹر مورڈیکائی۔" اس نے گونجدار آواز میں کہا۔

"کیا؟" ڈاکٹر چونک کر اس کی طرف پلٹا۔

"تم بوڑھے اور فاتر العقل ہو۔"

"گارڈز!" وہ دروازہ کھول کر چیخا۔ "اسے یہاں سے لے جاؤ اور کوٹھری میں لے جا کر سڑا دو۔ ڈاکٹر مورڈیکائی سے اس انداز میں گفتگو کرنے والا زندہ نہیں رہ سکتا۔"

دو گارڈز دوڑتے ہوئے اندر داخل ہوئے اور انھوں نے جیمس کو بازوؤں سے پکڑ لیا۔ پھر اسے کھینچتے ہوئے لیبارٹری سے باہر لے گئے۔ اندر وہ دیوانہ سائنسدان چیخ چلا رہا تھا۔

راہداری طے کرنے کے بعد لفٹ میں پہنچے۔ انھوں نے اسے لفٹ میں دھکیل کر اس کا دروازہ بند کر دیا تھا پھر بٹن دبانے پر لفٹ نیچے چل پڑی۔

پھر تھوڑی دیر بعد لفٹ رک گئی اور اس کے خودکار دروازے کھل گئے۔ وہ اسے لے کر وہاں سے نکلنا ہی چاہتے تھے کہ جیمس نے ایک گھٹنہ موڑا اور فرش پر گر گیا۔

دونوں گارڈز نے پلٹ کر اسے فرش سے اٹھایا۔ اس نے اپنے جسم کو بے جان چھوڑ دیا اور ان کے سہارے اٹھتا چلا گیا۔ لیکن سیدھے ہوتے ہی اس نے اپنی دونوں کہنیاں ان گارڈز کے پیٹ پر ماریں۔

ان کے حلق سے اوغ کی سی آواز نکلی اور وہ دوہرے ہو گئے۔ جیمس نے اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو سخت کیا اور ان کی گردنوں پر کلہاڑی کلائی کا وار کیا۔

وہ کراٹے کا ایک خطرناک اور مہلک وار تھا۔ اس سے بڑے بڑے پہلوان اور سورما بھی نہیں بچ پاتے تھے۔ وہ دونوں ایک جھٹکے سے فرش پر گرے اور ساکت ہو گئے۔ لفٹ کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور سامنے ایک کشادہ اور سنسان ہال وے تھا۔

اس نے ایک گارڈ کے ہولسٹر میں سے ریوالور نکال کر اپنے پتلون کا پائنچہ چڑھایا اور اسے موزے میں اڑس لیا۔ مشین گن کو بھاری ہونے کی بنا پر اس نے یکسر نظرانداز کر دیا تھا۔ پھر اس نے گارڈز کو کھینچ کر لفٹ کے باہر کیا اور خود

اندر جاکر دوسرا بٹن دبایا۔ لفٹ ایک بار پھر نیچے سرکنے لگی۔ اسے معلوم تھا کہ لفٹ اب سب سے نچلے فلور پر جاکر ٹھہرے گی۔ وہاں اسے کس کا سامنا کرنا پڑے گا اور کتنے آدمی اس کے مقابلے پر آئیں گے، یہ اس کے علم میں نہیں تھا۔

یہ بات بہرحال طے تھی کہ نچلی منزل پر کوئی نکاسی کا دروازہ اور سڑک ضرور ہوگی۔ وہ اس سڑک پر چل کر وہاں سے ضرور فرار ہو سکے گا۔

سڑک کی موجودگی یوں ضروری تھی کہ وہاں تنظیم کے ٹرک اور گاڑیاں ضرور آتی ہوں گی۔

لفٹ ایک جھٹکے سے رک گئی اور اس کے خودکار دروازے کھل گئے۔ جیمس کو یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ وہ ایک گودام میں کھڑا ہے۔

اس کے دائیں ہاتھ پر بہت سی جیپیں اور ایک ہیلی کاپٹر کھڑا تھا۔ اس کے علاوہ دوسرا کاٹھ کباڑ تھا۔ خالی صندوق، لکڑی کی پیٹیاں اور شیشے کے جار وغیرہ۔ اس سے آگے ایک کنٹرول پینل تھا اور وہاں صرف ایک ہی آدمی کھڑا تھا۔

جیمس بے آواز لفٹ سے نکلا۔

وہ جانتا تھا کہ اگر کوئی آہٹ پیدا کیے بغیر کنٹرول پینل پر موجود اس شخص تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائے تو پھر وہاں سے فرار ہو سکتا ہے کیونکہ اسے ہیلی کاپٹر اڑانا آتا تھا۔

ابھی اس نے آدھا ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ اچانک دائیں جانب سے کوئی وارننگ دینے والے انداز میں چیخا۔ وہ آدمی ڈانگری میں تھا اور زینوں کی طرف سے نمودار ہوا تھا۔ اس نے پینل پر کھڑے ہوئے آدمی سے کچھ کہا۔

اس سے پہلے کہ وہ آدمی اپنا ریوالور نکالتا، جیمس نے مڑ کر اپنا ریوالور کھینچا اور اس پر فائر کر دیا۔ وہ ایک دلدوز چیخ مار کر گر گیا۔

مگر ٹھیک اسی وقت پینل بورڈ پر متعین شخص نے ایک لیور کھینچ دیا۔ دوسرے ہی ثانیے "ہوں... ہوں... ہوں... ہوں" کے انداز میں لگے ہوئے اس ہیڈ کوارٹر میں سائرن بجنے لگے۔

جیمس نے اس کی طرف اندھا دھند دوڑ لگا دی۔

اس شخص نے مڑ کر جیمس کی طرف دیکھا اور پھر اپنا ریوالور نکالنے کے لیے ہولسٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ مگر جیمس کی چلائی ہوئی گولی اسے چاٹ گئی۔ ریوالور کی گولی اس کی کنپٹی پر پڑی اور وہ آواز نکالے بغیر ڈھیر ہو گیا۔

اب ہیلی کاپٹر سے فرار نہیں ہوا جا سکتا تھا۔

اس نے پینل بورڈ پر مین کے لیور کو کھینچ دیا۔ ایک عجیب سی گڑگڑاہٹ ہوئی۔ چھپانے والی دیوار ایک طرف سرکتی چلی گئی۔ جیمس کی آنکھوں کے سامنے بعینہ وہی منظر تھا جو وہ ڈاکٹر مورڈیکائی کی کھڑکی سے دیکھ چکا تھا۔

وہ جیپوں کی قطار کی طرف دوڑا۔ پہلی جیپ کی اگنیشن سے چابی لٹکتی دکھائی دی۔ مگر اس کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھنے سے پہلے اس نے سوچا کہ انہیں اپنے تعاقب میں آنے سے باز رکھنا ہوگا۔

اس کے ریوالور میں پانچ گولیاں تھیں اور وہاں پانچ ہی جیپیں کھڑی تھیں۔ اگر وہ ایک ایک گولی سے ان کا ایک ایک ٹائر پھاڑ دیتا تو جیپیں بڑی حد تک ناکارہ ہو سکتی تھیں مگر اس میں قباحت یہ تھی کہ وہ پھر نہتا ہو جاتا۔ کسی ہنگامی حالت میں وہ ریوالور استعمال نہیں کر سکتا تھا۔

لیکن اس کے علاوہ اور کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔

اس نے ریوالور نکالا اور ان جیپوں کا ایک ایک ٹائر برسٹ کر دیا۔

پھر پہلی جیپ میں بیٹھ کر اگنیشن کی چابی گھمائی، تو جیپ کا انجن جھرجھری لے کر جاگ اٹھا۔ مگر اسی لمحے لفٹ سے بہت سے مسلح گارڈز برآمد ہوئے اور زینے کی طرف بھی ایک آدھ دکھائی دیا۔

جیمس نے کلچ دبایا۔ جیپ کے ٹائر چرچرائے اور وہ کمان سے نکلے ہوئے تیر کی طرح سامنے سے آگے بڑھی۔ گارڈز نے اپنی اسٹین گنیں سیدھی کر کے متعدد فائر کیے۔ جیپ کی باڈی پر کئی گولیاں آکر پڑیں۔

... مگر جیپ کی رفتار بہت تیز تھی۔ اس لیے وہ گودام سے نکل چلی گئی۔ آگے جاکر وہ سڑک مل گئی جو تنظیم کے زیر استعمال تھی۔

دس میل آگے جانے کے بعد وہ دریا کے قریب پہنچ گیا۔ مگر وہاں پہنچتے ہی جیپ کی رفتار اچانک دھیمی ہو گئی۔ پھر اسے کئی جھٹکے لگے اور اس کا انجن خاموش ہو گیا۔

جیمس نے فیول بتانے والی سوئی پر نگاہ ڈالی۔ وہ صفر پر تھی۔ شاید وہاں سے فرار ہوتے وقت کوئی گولی اس کے فیول ٹینک پر پڑی تھی اور وہ راستے میں ضائع ہو گیا تھا۔

وہ جیپ سے اتر آیا۔

اب اس کے سامنے دو ہی راستے تھے۔ وہ اس سڑک پر پیدل چلنا شروع کر دے یا پھر جھیل کے بعد کھڑے ہوئے پہاڑ پر چڑھنا شروع کر دے۔ اس کے علاوہ تیسرا راستہ بھی تھا جو اسے فوری طور پر دکھائی نہیں دیا۔ وہ نشیب میں جاتا تھا۔

زبان کھلوانے کے بعد ہی وہ کرنل جیمس تک پہنچ سکتے تھے۔

جنرل اپنے آفس میں آ کر بیٹھ گیا اور دنیا بھر سے آئی ہوئی تمام رپورٹوں کا معائنہ کرنے لگا۔ دفعتاً اسے ایک رپورٹ میں کوئی ایسی چیز دکھائی دی کہ وہ چونک پڑا۔

اس نے انٹرکام کا بٹن دبا کر حکم دیا کہ بینسن کو اس کے آفس میں حاضر کیا جائے۔

جون وہیں بیٹھا تھا۔ جنرل نے رپورٹ اس کی طرف بڑھائی۔ جون نے اس کا مطالعہ کرنے کے بعد کہا "خوب۔ تب بینسن کے فرشتے بھی اپنی زبان کھولنے پر مجبور ہوں گے؟"

بینسن کو لایا گیا تو اس نے پوچھا "تمہیں کتنی بار قید ہوئی ہے بینسن؟"

"کیا؟" بینسن چونکا۔

"تین بار۔ کیا میں غلط کہہ رہا ہوں؟" جون نے اس کی کیفیت سے محظوظ ہوتے ہوئے کہا "پہلی بار تم نے ایک شخص کو ہلاک کیا تھا۔ دوسری بار ایک بینک کو لوٹا اور تیسری بار ایک لڑکی پر مجرمانہ حملے کے جرم میں..."

"تم کہنا کیا چاہتے ہو؟"

"یہی کہ تمہیں مجموعی طور پر آٹھ سال کی قید ہوئی ہے اور تم پر تین الزامات عاید کیے گئے ہیں۔ اگر چوتھی بار تم پر کوئی الزام ثابت ہو جائے تو پھر عدالت تمہیں زندگی بھر کی سزا دے گی اور تم کھلی ہوا میں سانس نہیں لے پاؤ گے۔"

"ٹھہرو، ایک منٹ۔" بینسن نے تمسخر سے کہا "مگر میں نے تو کوئی جرم نہیں کیا اور تم میرے خلاف کوئی بات ثابت نہیں کر سکتے۔"

"تم نے گودام میں مجھ پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ ریوالور تانے میرے سر پر کھڑے رہے تھے۔ ریوالور بغیر لائسنس کا ہے۔"

"کیا تم مجھ سے کوئی سودا کرنا چاہتے ہو؟" بینسن نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا "یعنی یہ کہ میں تمہیں وہ سب کچھ بتا دوں جو تم معلوم کرنا چاہتے ہو۔ پھر تم وہ کچھ بھول جاؤ گے جو تم نے گودام میں دیکھا تھا؟"

"ہاں۔"

"مگر تنظیم مجھے ہلاک کر دے گی۔"

"ہم تمہاری پوری طرح سے حفاظت کریں گے۔" جنرل نے اسے اطمینان دلایا۔

"او کے!" بینسن نے کہا اور اپنے شانے ڈھیلے چھوڑ دیے۔

"آج رات تم مجھے کہاں لے جانے والے تھے؟" جون نے پوچھا۔

"معلوم نہیں۔ یہ بات اسٹیلا کو معلوم ہونا چاہیے۔"

"ہوں۔ اب نمک کی چٹانوں کے بارے میں بتاؤ۔"

"کسی خاص جگہ سے ایک مشین آپریٹ کی جاتی ہے اور جھیلوں کو نمک میں تبدیل کر دیا جاتا ہے مگر میں اس جگہ سے ناواقف ہوں۔" بینسن نے معذرت سے کہا "ہاں۔ ایک بات اور کہ اس عمل سے پہلے پانی میں کوئی کیمیکل بھی ڈالا جاتا ہے۔"

"یہ پروجیکٹ کون چلا رہا ہے؟"

"معلوم نہیں۔"

"تمہیں جو کچھ معلوم ہے وہ بیان کرو۔"

بینسن نے بتایا کہ اسے آج شب پارڈی جانے کا حکم ملا تھا جو دریائے کولوریڈو کے قریب واقع ہے۔

"مگر ہم پہنچ کر بھی کیا کر سکیں گے؟" جون نے جنرل سے کہا "اگر دریا میں نمک بننا شروع ہو گیا تو کیا ہم اسے روک سکیں گے؟"

"نہیں۔ مگر اس سے آگے ہوور ڈیم کو تباہی سے بچا سکیں گے۔ میں وزیر داخلہ کو فون کرتا ہوں تاکہ وہ ڈیم کے دروازے بند کرا سکیں۔ اس سے یہ فائدہ ہو گا کہ کیمیکل ڈیم کے دوسری طرف پہنچ کر سارے پانی کو نمک میں تبدیل نہیں کر سکے گا۔"

"اور میں اس دوران میں کیا کروں گا؟"

"تمہیں ہوور ڈیم پر پہنچنا ہے۔" جنرل نے حکم دیا۔

✖

ہیلی کوپٹر نے دو تین چکر کاٹے۔ مگر اسے تلاش کرنے میں ناکام رہا تو گڑگڑاتا ہوا آگے چلا گیا۔

جیمس نے اپنی جگہ سے نکل کر دائیں جانب دوڑنا شروع کر دیا۔ کیونکہ اس طرف اسے ایک سڑک کی جھلک دکھائی دی تھی۔ پھر سردی کی شدت میں اضافہ ہو گیا اور برفباری شروع ہو گئی۔

اپنی مجروح ٹانگ کی بنا پر اس کے لیے دوڑنا دوبھر ہو رہا تھا۔ پھر بھی وہ جیسے تیسے کر کے اس عمارت تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا جو وہاں کھڑی تھی۔ اس کی کھڑکیوں میں روشنی دکھائی دے رہی تھی۔

اس کے پورچ میں داخل ہونے کے بعد اس نے دروازے پر دستک دی۔ برف کی وجہ سے اس کے ہاتھ پیر منجمد ہو رہے تھے۔

تھوڑی دیر بعد قدموں کی چاپ ابھری اور دروازہ کھلا۔ اس کے بعد ایک مردانہ آواز ابھری "او خدایا۔ یہ کون ہے؟ جینی یہاں آؤ۔"

جیمس کی جسمانی توانائی ختم ہو چکی تھی۔ وہ لڑکھڑایا اور دروازے پر ڈھیر ہو گیا۔

وہ کولوریڈو کا فارسٹ رینجر تھا۔

اس نے جیمس کو سہارا دیا اور اندر لے گیا۔ آتشدان کے قریب بیٹھنے کے بعد جیمس کی سردی دور ہو گئی۔ پھر فارسٹ رینجر نے اُسے وہسکی کا ایک جام پیش کیا۔ اپنی حالت پر قابو پانے کے بعد جیمس نے پوچھا "یہاں ٹیلی فون ہے؟"

"ہاں۔ مگر معاملہ کیا ہے؟"

"مجھے اس کے پاس لے چلو۔" جیمس نے اطمینان کا سانس لے کر کہا۔

جب جون جیفری نیو یارک سے ہوور ڈیم کی طرف پرواز کر گیا تو اس کے تیس منٹ کے بعد جنرل کو ایک طویل فاصلے کی کال موصول ہوئی۔

اس شخص نے کہا کہ وہ کولوریڈو کا فارسٹ رینجر ہے اور اس کا نام ایٹ ہے۔ اس کا کیبن نیشنل پارک کے قریب ہے اس کا کہنا تھا کہ ایک شخص سردی کا مارا ہوا اس کے پاس پہنچا ہے اور اپنا نام جیمس جوائس بتاتا ہے۔

"میں اس شخص سے بات کرنا چاہتا ہوں۔" جنرل نے کہا۔ "اس سے رابطہ کراؤ۔"

رابطہ قائم ہو گیا اور کرنل جیمس کی آواز سنائی دی۔ اس نے سب سے پہلے کیپٹن جون کے بارے میں استفسار کیا اور پوچھا کہ کیا وہ زندہ ہے؟

"ہاں۔ وہ زندہ ہے کرنل۔ کیا تم نے اسے مردہ سمجھ لیا تھا؟"

"ہاں۔ بات ہی کچھ ایسی تھی۔" جیمس نے اطمینان کا سانس لے کر کہا۔ پھر اس نے آہستہ آہستہ جنرل کو رپورٹ دی۔

"میں نے کیپٹن کو ہوور ڈیم کی طرف بھیجا ہے۔" جنرل نے اس کی رپورٹ سننے کے بعد کہا۔ "تاکہ ڈیم کا تمام پانی نمک میں تبدیل نہ ہو سکے۔"

"سات بجے کے قریب اس جھیل میں کیمیکل ڈالا جا چکا ہوگا۔" جیمس بولا۔ "گویا اب سے تین گھنٹے پیشتر۔ بہرحال ہمارے پاس اب بھی وقت ہے۔"

"تمہارا کہنا ہے کہ کولوریڈو محض ایک تجربہ ہے۔ اس کے بعد وہ بہت کچھ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟"

"ہاں۔ اس ٹیسٹ کے بعد وہ اپنی اصل تباہ کاریوں کا آغاز کریں گے۔" جیمس نے جواب دیا۔

"اور ہر قسم کے تازہ اور رواں پانی کو نمک میں تبدیل کر دیں گے جو بنی نوع انسان کے استعمال میں آتا ہے۔" جنرل نے پُرخیال انداز میں کہا۔ "کرنل۔ مجھے یقین ہے کہ اپنے اس تجربے میں کامیاب ہوتے ہی وہ ہمیں زیادہ مہلت نہیں دیں گے۔"

"ہاں۔ ممکن ہے کل صبح ہی کہیں ایسی تباہی در آجائے۔" کرنل نے اس سے اتفاق کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہمارے پاس کل تک کا وقت ہے۔" جنرل نے تخمینہ لگایا۔ "وہ کیمیکل تو اسی لیبارٹری میں تیار کیا جاتا ہے نا جو کولوریڈو سے قریب ہے؟"

"ہاں۔"

"اور وہاں سے گاڑیوں پر مختلف جگہوں پر ارسال کیا جاتا ہے؟"

"ہاں۔ اور اس کی بڑی مقدار ابھی لیبارٹری میں ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس کی آئندہ کھیپ ہیلی کوپٹر کے ذریعے بھیجی جائے گی۔"

"ہیلی کوپٹر کے علاوہ وہ اس سلسلے میں اپنے جیٹ طیارے بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ شیطانی تنظیم کے پاس اپنے وسائل کی کمی نہیں ہے۔ تم اس لیبارٹری کی لوکیشن سے تو واقف ہو نا؟"

"ہاں۔ مسٹر ایٹ کے پاس ایک نقشہ ہے۔ میں اس کے ذریعے تمہیں سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔"

"اوکے بتاؤ۔" جنرل نے کہا اور اپنے سامنے رکھا ہوا گلوب دیکھنے لگا۔

جیمس نے لوکیشن بتانے کے بعد کہا۔ "مگر اس قلعہ نما بلڈنگ کو کنکریٹ سے تعمیر کیا گیا ہے اور اس کی چھت سٹیل کی ہے۔ اسے بمباری کر کے تباہ کرنا ممکن نہیں ہے۔"

"نہیں۔ اس سلسلے میں بمباری نہیں کی جائے گی۔" جنرل نے اسے اطمینان دلایا۔ "ہم آپریشن کے لیے اس سڑک کو منتخب کریں گے جس سے تم فرار ہوئے تھے۔ اس کی لوکیشن تو تمہیں یاد ہی ہوگی۔ مجھے اس کے بارے میں نوٹ کراؤ۔"

"اس قلعہ نما جگہ سے دو سڑکیں نکلتی ہیں۔ مرکزی سڑک شمال مشرق سے شروع ہوتی ہے جس پر اس وقت میں موجود ہوں۔ یہاں ایک کان کھودنے والی کمپنی کا آفس بھی ہے۔ گرینٹ کیمونٹی۔"

"میں ادارہ تحفظ انسانیت کا ایک گروپ گرینائٹ کیمونٹی کے پاس بھیج رہا ہوں۔ وہ اپنا آپریشن وہاں سے شروع کریں گے اور صبح ہوتے ہی اس قلعے پر حملہ کر دیں گے۔" جنرل نے اپنے آپریشن کی تفصیل بتائی۔

"بہتر ہوگا کہ میں اس آپریشن کی نگرانی کروں۔ وہ ان لوگوں کی رہنمائی کے فرائض انجام دوں کیونکہ میں اس قلعے کی لوکیشن اچھی طرح جانتا ہوں۔"

"نہیں کرنل۔ میں تمہیں اس بات کی اجازت نہیں دوں گا۔" جنرل نے کہا۔ "تم رینجر اسٹیشن میں رہو گے اور بستر پر دراز ہو کر آرام کرو گے۔ میں اپنے بہترین ایجنٹ کو کھونا نہیں چاہتا۔"

"مگر جنرل...؟"

"یہ میرا حکم ہے۔" جنرل نے ناگواری سے کہا اور سلسلہ منقطع کر دیا۔

صبح کی پہلی کرن نکلتے ہی کیپٹن جون ہوور ڈیم کے آبزرویشن ڈیک پر کھڑا ہو گیا۔ اس وقت ہوا میں تندی تھی اور وہ اس کے جسم میں پیوست ہوتی جا رہی تھی۔

ڈیم اس کے آگے ہی ہری جھیل اور اس کے پیچھے دریائے کولوریڈو تک نمک ہی نمک جما ہوا تھا۔ ہر چیز سفید ہو چکی تھی۔ ڈیم کا ڈائریکٹر جون کے قریب ہی کھڑا تھا۔ اس نے معذرت خواہانہ انداز میں کہا۔ "میں نے تمہارا فون ملتے ہی ڈیم کے گیٹ بند کر دیے تھے، مگر اس کے باوجود نمک جم گیا۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں دیر ہو گئی۔"

جون نے سر کو اثباتی جنبش دی۔

وہ نیویارک سے لاس ویگاس تک جیٹ طیارے کے ذریعے آیا تھا۔ اس کے بعد ائیرپورٹ سے وہ ایک خصوصی طیارے کے ذریعے ہوور ڈیم تک پہنچ گیا تھا۔ طیارے کو اس نے پارکنگ لاٹ میں لینڈ کرایا تھا۔

کرنل جیمس کے زندہ رہنے کی خبر اسے طیارے میں مل گئی تھی۔ جنرل نے وائرلیس پر خبر دی تھی کہ وہ زندہ ہے مگر اب آرام کر رہا ہے۔ پھر اس نے اس بات سے بھی آگاہ کیا کہ وہ کیا آپریشن کرنے والا ہے۔

جون نے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ گرینائٹ کیوڈی پہنچ کر اس آپریشن میں حصہ لینا چاہتا ہے اور قلعہ پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو جنرل نے اسے سختی سے منع کر دیا اور کہا کہ وہ ڈیم پر ہی رہے گا اور اس کی حفاظت کرے گا۔

جون کسمسا کر رہ گیا۔ ڈیم کو کیا خطرہ لاحق تھا؟ کنکریٹ کا وہ ڈیم آسانی سے تباہ نہیں ہو سکتا تھا اور اس کی حفاظت کے لیے وہاں ایک خصوصی دستہ ہر وقت موجود رہتا تھا۔ بنیادی طور پر تو انہیں وہ قلعہ مسمار کرنا تھا مگر جنرل نے معلوم نہیں کس مصلحت کے تحت اسے منع کر دیا تھا۔

دفعتاً اس کے کان میں ڈائریکٹر کی آواز آئی اور وہ چونک گیا۔ "سردی بہت ہے۔ میرا خیال ہے کہ تم چل کر میرے آفس میں بیٹھو۔ میں کافی منگواتا ہوں۔"

"ہاں چلو۔" جون نے آمادگی ظاہر کی۔

وہ آفس میں بیٹھ گئے تو ڈائریکٹر نے بلیک کافی تیار کرائی۔

"یہ پانی اس وقت نمک کی شکل میں جم چکا ہے۔" ڈائریکٹر بولا۔ "مگر بعد میں یہ آپریشن ریورس ہو گا تو نمک پانی میں تبدیل ہو جائے گا۔ تم نے یہی بتایا تھا نا کیپٹن؟"

"ہاں۔"

"مگر دریائے کولوریڈو اور اس جھیل کا نمک اچانک پانی میں تبدیل ہو گا تو ایک زبردست سیلاب آ جائے گا جبکہ ہم اس ڈیم کے نیچے سے چوالیس لاکھ کیوسک پانی کا اخراج کر سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ پانی آئے گا تو ہم اسے کنٹرول نہیں کر سکیں گے۔" اس نے اپنے اندیشے کا اظہار کیا۔

"لیکن ریورس آپریشن میں احتیاط کی جائے گی تو سیلاب نہیں آئے گا۔" جون نے اسے دلاسہ دیا۔ "ہمارے ایجنٹ اس سلسلے میں احتیاط کریں گے۔"

کافی پینے کے بعد وہ دوبارہ آبزرویشن ڈیک کی طرف چلا گیا کیونکہ وہ اپنے دل و دماغ میں ایک عجیب سی بے چینی محسوس کر رہا تھا۔

اسے وہاں کھڑے ہوئے زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ اس نے ایک ہیلی کوپٹر آتا دیکھا۔ ابتدا میں اسے خیال آیا تھا کہ شاید وہ ادارہ تحفظ انسانیت کا ہیلی کوپٹر ہے مگر جب وہ نزدیک آیا تو اس کا ماڈل دیکھ کر جون سراسیمہ ہو گیا۔ کیونکہ اس ماڈل کے ہیلی کوپٹر ادارہ استعمال نہیں کرتا تھا۔

شیطانی تنظیم!

اس کے ذہن میں ایک نام گونجا۔ یقیناً وہ انہی لوگوں کا ہیلی کوپٹر تھا۔ شاید اسی لیے جنرل چاہتا تھا کہ وہ ڈیم پر موجود رہے۔

وہ آبزرویشن ڈیک سے نکلا اور اس ہیلی کوپٹر کی طرف دوڑا جس میں وہ خود آیا تھا۔ وہ ہیلی کوپٹر اس وقت پارکنگ لاٹ پر کھڑا تھا۔ وہ دوڑتا ہوا اس کے قریب پہنچا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کا پائلٹ غائب ہے۔

... مگر پائلٹ کو تلاش کرنے کا وقت نہیں تھا لہٰذا اس نے کاک پٹ میں بیٹھ کر اس کا دروازہ بند کر لیا اور اگنیشن کی چابی گھمائی۔ کوپٹر کا انجن بیدار ہوا اور اس کی چھت پر نصب پنکھا گڑگڑاہٹ کے ساتھ گھومنے لگا۔

آنے والا کوپٹر پلٹ گیا۔ شاید انہوں نے اسے دیکھ لیا تھا۔ جون نے اپنے کوپٹر کا کنٹرول کھینچا۔ وہ ایک گڑگڑاہٹ کے ساتھ زمین سے اٹھ گیا۔

وہ ادارہ تحفظ انسانیت کے سیکرٹ ایجنٹ تھے انتہائی ہوشیار اور پھرتیلے۔ جب وہ گرینائٹ کیوڈی پہنچے تو کرنل جیمس نے ان کا استقبال کیا اور کہا کہ چاہے کچھ بھی ہو وہ ان کی رہنمائی کرے گا۔ وہ بیماروں کی طرح بستر پر پڑا نہیں رہ

سکتا۔

آپریشن کرنے والی پارٹی، جیپوں، ٹرکوں اور سارجنٹ سے لیس تھی۔ جیپوں اور ٹرکوں پر اسلحہ لدا ہوا تھا۔ سیاہ رنگ کے عجیب و غریب بکس۔ ان میں معلوم نہیں کیا کچھ بھرا ہوا تھا۔ جیمس کو معلوم تھا کہ ان میں یقیناً شیطانی تنظیم کی تباہی کا سامان موجود ہے۔ جو ادارہ تحفظِ انسانیت کے ذہین سائنس دانوں نے تیار کیا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ بکسوں میں لیزر شعاعیں پھینکنے والی بندوقیں ہیں جن سے قلعے کے فولادی حصوں کو پگھلانا ممکن ہوگا۔

صدر امریکا نے خاص طور پر ادارۂ تحفظِ انسانیت کو لیزر شعاعی گن استعمال کرنے کی اجازت دی تھی کیونکہ ان کی تباہ کاری کا دائرہ بے حد وسیع تھا اور اسے عام فوجی کنٹرول نہیں کر سکتے تھے۔

کرنل سب سے آگے والی جیپ میں تھا اور اس پارٹی کی رہنمائی کر رہا تھا جسے قلعے پر حملہ کرنا تھا۔

مرکزی سڑک کو طے کرنے کے بعد وہ اس سڑک پر پہنچ گئے جو قلعے کی طرف جاتی تھی۔ ایک جیٹ طیارے نے قلعے اور اس راستے پر پرواز کر کے وائرلیس سے اطلاع دی کہ شیطانی تنظیم کا کوئی فرد بھی قلعے سے باہر نہیں ہے اور انھوں نے راستے میں کوئی رکاوٹ کھڑی نہیں کی ہے۔

"شاید وہ سمجھتے ہیں کہ ان کا قلعہ ناقابلِ تسخیر ہے۔" جیمس نے ہنس کر کہا۔ "اس لیے وہ اس میں پناہ لیے ہوئے ہیں اور اپنی اس خوش فہمی میں مگن ہیں۔"

قلعے کے قریب پہنچتے ہی کرنل جیمس نے اپنی پارٹی کے افراد کو پھیلا دیا اور خاص طور پر لیزر شعاعی یونٹ کو آگے رکھا۔ پھر اس کے اشارے پر سب نے سیاہ بکسوں پر لگے ہوئے بٹن دبائے اور ہر بکس کے اگلے حصے سے ایک شعاع تڑپتی ہوئی نکلی۔ اس کی روشنی اتنی تیز تھی کہ ان کی نگاہیں خیرہ ہو گئیں۔

وہ شعاعیں صرف ایک لمحے کے لیے جس دیوار پر پڑی تھیں اس میں سوراخ ہو گیا تھا۔ اس بڑے سوراخ سے جیمس کو وہ گودام دکھائی دیا جہاں سے وہ فرار ہوا تھا۔

گودام میں لاشیں بھی نظر آئیں۔ یہ وہ بدقسمت تھے جو لیزر آپریشن کے وقت دیوار کے پیچھے موجود تھے۔ لیزر شعاعوں نے نہ صرف یہ کہ دیوار کو پگھلا دیا تھا بلکہ اس کے پیچھے کھڑے ہوئے گارڈز کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔

اس اندیشے کے تحت کہ کوئی گارڈ زندہ ہو اور آگے بڑھنے پر ان کے لیے پریشانی کھڑی کر دے۔ مشین گن سے لیس فائرنگ اسکواڈ نے فائرنگ شروع کر دی اور اس قلعے پر مسلسل دس پندرہ منٹ تک گولیاں برسائیں۔

اس دوران بھی شیطانی تنظیم کی طرف سے کسی ردِ عمل کا اظہار نہیں ہوا اور وہ سامنے نہیں آئے۔ مشین گنوں کے شور میں ان کی چیخیں ضرور سنائی دی تھیں، مگر سامنے آ کر مقابلہ کرنے کی انھیں ہمت نہیں ہوئی۔

جیمس کو یقین تھا کہ تنظیم کے گارڈ ان سے دہشت زدہ ہو چکے ہیں اور ان میں مقابلہ کرنے کی جرأت نہیں رہی ہے۔

اس سوراخ سے اندر جا کر انھوں نے اندرونی منظر دکھایا تو سب لرزتے ہوئے آئیں۔ کمانڈو ان نقطوں کے ذریعے اوپر پہنچ گئے۔ کرنل جیمس نے چند کو نچلی منزلوں پر چھوڑا اور باقی کو لے کر لیبارٹری اور مینوفیکچرنگ پلانٹ پر پہنچ گیا۔

شیطانی تنظیم کے سائنس دان اور ٹیکنیشن انھیں دیکھ کر گھبرا گئے۔ ان کا خیال تھا کہ وہ ناقابلِ تسخیر ہیں اور اس قلعے میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا اور اگر کوئی داخل بھی ہوا تو ان کے گارڈز انھیں موت کی نیند سلا دیں گے۔

چند ایک نے اپنے ہولسٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا اور پستول نکالنے کی بھی کوشش کی مگر جیمس نے انھیں کامیاب نہ ہونے دیا اور اس کی مشین گن سے نکلی ہوئی گولیوں نے انھیں موت سے ہمکنار کر دیا۔

اب ادارۂ تحفظِ انسانیت کی پارٹی کے سامنے مزاحمت کرنے والی کوئی چیز نہیں رہی تھی۔

وہ دوڑتا ہوا لیبارٹری کے اس حصے میں گیا جہاں ڈاکٹر مورڈیکائی کو ہونا چاہیے تھا۔ مگر اس کا سیکشن خالی تھا۔

"ڈاکٹر کہاں ہے؟" جیمس نے حیرت سے پوچھا۔

کسی ٹیکنیشن نے کوئی جواب نہیں دیا۔

جیمس نے ان پر ایک قہر آلود نگاہ ڈالی پھر ایک سہمے ہوئے ٹیکنیشن کا گریبان پکڑ کر اسے آگے کھینچ لیا اور غضب ناک لہجے میں بولا: "بہتر ہوگا کہ تم اپنی زبان کھول دو، ورنہ میں تمھیں عبرت ناک موت ماروں گا۔"

ٹیکنیشن مضبوط دل گردے والا نہیں تھا۔ اس نے تھوڑی سی مزاحمت کے بعد بتا دیا کہ ڈاکٹر مورڈیکائی قلعے سے ایک روز پہلے ہی نکل چکا ہے۔ وہ اس وقت کولوریڈو پر ہوگا تاکہ اپنا کیمیکل آزما کر اس کے پانی کو ٹھوس نمک میں تبدیل کر سکے۔ کیمیکل کی دوسری کھیپ ابھی روانہ نہیں کی گئی تھی۔ ٹیکنیشن نے بتایا کہ ڈاکٹر جیسے ہی حکم دے گا ریلی کوپٹر سے وہ کیمیکل روانہ کر دیا جائے گا۔

جیمس نے پاکٹ کمیونیکیٹر پر جنرل جوزف جیرن سے رابطہ قائم کیا اور اسے بتایا کہ قلعے پر کیا جانے والا آپریشن کامیابی سے ہمکنار ہوا ہے اور یہ کہ ایک سائنس دان اس بات سے واقف ہے کہ ٹھوس نمک کو دوبارہ پانی میں کیسے تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

اگر اس کا توازن مناسب مقدار میں پانی میں ڈالا جائے گا تو نک پانی میں تبدیل ہو جائے گا اور اچانک سیلاب بھی نہیں آئے گا۔"

"اور ڈاکٹر موڈیکائی کہاں ہے؟" جنرل نے پوچھا۔

"اس کے بارے میں صرف یہ معلوم ہو سکا ہے کہ وہ دریائے کولوریڈو کی طرف گیا ہے۔ میں نے گزشتہ رات کیپٹن جون کو اس طرف روانہ کر دیا تھا تاکہ ڈیم کی حفاظت کی جا سکے۔ اگر ڈاکٹر موڈیکائی بھی اس طرف گیا ہے تو میں ادارے کے جیٹ طیاروں کو اس طرف روانہ کر دوں گا تاکہ ڈاکٹر موڈیکائی اپنی کسی چال میں کامیاب نہ ہو سکے۔" جنرل بولا۔

"او کے۔ میں ڈاکٹر موڈیکائی کی تلاش میں جانا چاہوں گا۔" جیس نے کہا۔ "دریائے گرینائٹ کے پاس ایک ایسی سڑک ہے جسے رن وے کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ادارے کا ایک جیٹ وہاں لینڈ کر کے مجھے اٹھا سکتا ہے۔"

"ٹھیک ہے۔" جنرل نے بلغمی آواز میں کہا۔ "تم وہاں پہنچو میں کسی جیٹ کو اس طرف روانہ کرتا ہوں۔"

☆

جب جون کا ہیلی کوپٹر دوسرے ہیلی کوپٹر سے صرف پانچ سو گز دور رہ گیا تو اس میں لگی ہوئی مشین گنوں سے فائرنگ ہونے لگی۔

جون نے کنٹرول کو آگے دھکیلا اور رفتار کم کر دی۔ اس کے کوپٹر نے غوطہ کھایا اور گولیاں کاک پٹ کے اوپر سے گزر گئیں۔ ایک گولی البتہ مک کر لینڈنگ گیئر میں گھس گئی تھی۔

تنظیم کا کوپٹر پوری طرح اسلحے سے لیس تھا۔ اس کے کاک پٹ میں بیٹھے ہوئے دونوں افراد نظر آ رہے تھے مگر ان کے نقوش واضح نہیں تھے۔ چہرے دھندلائے ہوئے تھے ایک پائلٹ تھا جبکہ دوسرا ڈاکٹر موڈیکائی۔

کیپٹن جون اسے ایک فلم میں دیکھ چکا تھا جو جنرل جوزف نے اپنے آفس میں چلائی تھی اور اگر وہ واقعی ڈاکٹر موڈیکائی تھا تو اسے ہلاک کرنے کے بجائے زندہ پکڑنا ضروری تھا۔

اس نے کمیونیکیشن سسٹم کو آن کیا اور ادارہ تحفظ انسانیت کے ہیڈ آفس سے رابطہ قائم کیا۔ جب آپریٹر نے استفسار کیا تو جون نے اپنا نام بتا کر جنرل کو لائن پر مانگا۔

تھوڑی دیر بعد جنرل سے اس کا رابطہ قائم کرا دیا گیا۔ جون نے رپورٹ دی اور کہا "ڈاکٹر موڈیکائی اس وقت محو پرواز ہے اور اس پر گولیاں برسا رہا ہے۔"

"او کے میں اسے دیکھتا ہوں۔ تم اپنی پوزیشن سے آگاہ کرو۔" جنرل بولا۔ "تم اسے زندہ پکڑنا چاہتے ہو نا؟"

ایک نوخیز ابھرتی ہوئی اداکارہ کو چار فلم ڈائریکٹروں نے بیک وقت گھیر لیا۔

"اگر آپ کی کوئی خاص پسند ہے تو بتائیے۔" ایک ڈائریکٹر نے خوشامدانہ انداز میں پوچھا۔

"ہاں۔ مجھے منک کوٹ بے حد پسند ہے۔ ایک اسپورٹس کار بھی میری خواہش میں شامل ہے۔ ایک ہیرے کا ہار بھی چاہیے اس کے علاوہ ...... آپ لوگ میرا مذاق مت اڑائیے گا۔" اداکارہ نے جھجکتے ہوئے کہا۔ "تاش کی ایک گڈی بھی مل جائے تو کیا بات ہے۔"

دوسرے روز صبح صبح کسی کی آہٹ پر وہ جاگ پڑی۔ اس نے دیکھا کہ ملازمہ ایک ٹرے ہاتھ میں لیے اس کے قریب کھڑی ہے اور ٹرے پر تاش کی بالکل نئی اور قیمتی چار گڈیاں رکھی ہوئی ہیں۔

ابو الفرح ہمایوں

"یس چیف۔"

"او کے۔ لوکیشن بتاؤ۔"

جون نے نقشہ دیکھا۔ پھر اطراف میں نظریں دوڑا کر لوکیشن بتائی۔

"ادارے کے جیٹ اس علاقے میں پہنچ چکے ہوں گے۔ میں ابھی انہیں حکم دیتا ہوں کہ وہ کوپٹر کو گھیرے میں لے لیں۔" جنرل بولا پھر اس نے رابطہ منقطع کر دیا۔

آگے جانے والا کوپٹر اچانک پلٹا پھر اس کی رفتار انتہائی تیز ہو گئی۔ جیسے وہ تعاقب میں آنے والے کوپٹر کو ہر صورت میں تباہ و برباد کرنا چاہتے ہوں۔

سامنے سے آنے والا کوپٹر بلندی سے اوپر تھا۔ اس لیے اب اس کے حملے سے نہیں بچا جا سکتا تھا۔ اس وقت سوائے مقابلے کے کوئی چارہ نہیں تھا۔

جون نے آٹومیٹک مشین کے لیور پر ہاتھ رکھ دیا اور تنظیم کے ہیلی کوپٹر کا انتظار کرنے لگا۔ وہ ہیلی کوپٹر کے نزدیک

آیا اور پھر اس سے گولیوں کی بارش ہوئی۔

جون نے اس وقت اپنے کوپٹر کو دائیں جانب موڑا۔ گولیوں کی بوچھاڑ دائیں جانب سے نکل گئی۔ فضا میں بارود کا دھواں پھیل گیا اور شعلے لکیریں بناتے ہوئے نیچے گرنے لگے۔

اس نے اپنی گن سے فائرنگ کی تو تنظیم کے کوپٹر نے ڈاج دیا اور اس کا حملہ ناکام بنا دیا۔ پھر جوابی حملہ کیا تو جون کے کوپٹر کا کاک پٹ ٹوٹ گیا۔ کوئی گولی اس کے بازو سے مس ہوتی ہوئی گزری۔ اس نے اپنے بازو میں درد کی ایک لہر اٹھتی محسوس کی۔ جیکٹ خون سے سرخ ہو گیا۔ اس نے بازو کو ٹٹولا تو چپچپاہٹ محسوس ہوئی۔

اس کی آنکھوں کے آگے دھند چھا رہی تھی۔ اس نے سر کو جھٹکا پھر اس نے مشین گن کے ٹن پر انگلی رکھی اور کوپٹر کو قدرے اوپر اٹھایا۔ اس نے کوپٹر کے اوپری پنکھے کا نشانہ لیا تھا۔

ٹھ... ریٹ... ریٹ۔ مشین گن نے قہقہہ لگایا۔ شعلوں کی ایک لکیر نکلی اور پنکھے سے ٹکرائی۔

پنکھے کے دو بلیڈ تڑاخ سے ٹوٹ گئے اور وہ صرف ایک پنکھے پر گھومتا رہ گیا۔

اب اس کے پائلٹ کے لیے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا کہ وہ اسے نیچے اتارے۔

تنظیم کا کوپٹر گڑگڑاتا ہوا نیچے گیا اور جھیل کے نمک پر لینڈ کرنے لگا۔ جون نے کمیونیکیشن پر جنرل کو اس کی اطلاع دی۔

کوپٹر نمکین سطح پر ٹھہرا۔ اس کے کاک پٹ کا دروازہ کھلا۔ بکھرے بالوں والا ڈاکٹر موڈیکائی ایک طرف دوڑتا ہوا دکھائی دیا۔ جون نے اپنے کوپٹر کا رخ اس طرف موڑ دیا۔ موڈیکائی جھیل سے نکل آیا تھا اور کنارے کے ساتھ ساتھ دوڑ رہا تھا۔ اس کی رفتار بہت تیز تھی۔ بہرحال وہ کوپٹر کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔

معاً وہ ہیلی کوپٹر کو دیکھ کر بدحواس ہو گیا اور ٹھیک جھیل کے وسط میں دوڑنے لگا۔

-x x-

جیمس کو ایک جیٹ طیارے نے گرینائٹ کیونٹی سے سوار کرا لیا۔ جیٹ کا رخ کولوریڈو کی طرف تھا۔ راستے میں انھیں ڈاکٹر موڈیکائی کا کوئی نام و نشان تک نہیں ملا۔

پھر طیارے کے ریڈیو ٹرانسمیٹر پر جنرل جوزف کی پرتشویش آواز آئی۔ وہ کہہ رہا تھا: "کیپٹن کو جھیل پر دوڑنے سے روکو کرنل ورنہ وہ ڈوب جائے گا۔ جب نمک تازہ پانی میں تبدیل ہو گا تو وہ اس میں بہہ جائے گا۔"

"اس عمل میں کتنی دیر رہ گئی ہے؟ میرا مطلب ہے نمک سے پانی بننے میں؟"

"تقریباً پندرہ منٹ باقی ہیں۔"

"اور اگر کیپٹن اس عرصے میں جھیل سے باہر نہ آسکا تو؟" جیمس بولا۔ "اس لیے کہ وہاں تک پہنچنے میں دس منٹ لگیں گے اور جون کو امداد دینے میں پانچ منٹ لگ ہی جائیں گے۔ گویا ہمارے پاس وقت بالکل نہیں ہے۔"

"ہاں۔ تمھیں سب کچھ ایک محدود وقت میں کرنا ہے۔" جنرل بولا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سلسلہ منقطع کر دیا۔

●

شیطانی تنظیم کا سائنسدان ڈاکٹر موڈیکائی دوڑتے دوڑتے اچانک ٹھٹک کر رک گیا۔ کیپٹن جون کو حیرت ہوئی۔ مگر اس وقت اس نے اپنے دل و دماغ میں خوف کی ایک لہر اٹھتی محسوس کی جب اس نے موڈیکائی کے ہاتھ میں ریوالور دیکھا۔ اس کا بازو آگے کو پھیلا ہوا تھا اور ہاتھ میں دبے ہوئے ریوالور کا رخ جون کے سینے کی طرف تھا۔

جون کے لیے اپنے بچاؤ کا کوئی راستہ نہیں رہا تھا۔ ہیلی کوپٹر سے اترتے وقت وہ اس بات کو فراموش کر بیٹھا تھا کہ موڈیکائی کے پاس ریوالور بھی ہو سکتا ہے۔

جیسے ہی ریوالور نے شعلہ اگلا اس نے خود کو دائیں جانب گرا دیا۔ شعلہ اس کے چہرے کے قریب نمک کی چٹان سے ٹکرایا۔ نمک کی شفاف کرچیں اڑیں اور اس کے چہرے سے ٹکرائیں۔

پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا موڈیکائی نے دوسرا فائر کیا اور گولی کیپٹن جون کے دائیں پہلو میں پڑی۔ جون کے حلق سے ایک دلدوز چیخ نکلی اور اس کی آنکھوں کے آگے نیلے پیلے شرارے بکھرنے لگے۔

موڈیکائی مڑا اور پھر بھاگنے لگا۔ شاید اس کا خیال تھا کہ جون مر چکا ہے لہٰذا اس پر مزید گولیاں ضائع کرنا مناسب نہیں۔

اس نے اپنا پاکٹ کمیونیکیٹر نکالا اور جنرل سے رابطہ قائم کرنے لگا۔

جنرل نے رپورٹ سننے کے بعد کرنل جیمس سے رابطہ قائم کیا اور اس کو حکم دیا کہ وہ جہاز میں لگے ہوئے سیفٹی یعنی فولادی ہاتھ سے جون کو اٹھانے کی کوشش کرے کیونکہ دریائے کولوریڈو میں وہ کیمیکل ڈالا جا چکا جس سے نمک دوبارہ پانی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

ایک یا دو منٹ کے بعد وہاں کا پانی ٹھاٹھیں مارتا ہوا آئے گا اور کیپٹن جون کو بہا لے جائے گا۔

جون نے پانی کی گڑگڑاہٹ سنی تو اس کے دل کی دھڑکن
تھمنے لگی۔ نیگوں پانی ٹھاٹھیں مارتا ہوا دریائے کولوراڈو سے
اس کی طرف آرہا تھا اور تھوڑی دیر تک تازہ پانی میں تبدیل ہوتا
جا رہا تھا۔ اس لیے کہ اس پانی میں کیمیکل ملا ہوا تھا۔
وہ مایوسی سے آنکھیں بند کر کے خود کو حالات کے رحم و کرم
پر چھوڑنے ہی والا تھا کہ اسے فضا میں جیٹ طیارے کی گونج سنائی
دی۔ وہ حیرت انگیز طور پر انتہائی نیچی پرواز کر رہا تھا۔ جیٹ
نے فضا میں ایک دائرہ سا بنایا اور اگلے راؤنڈ میں مزید نیچے ہو گیا۔
اس وقت جون کو اس کے پچھلے حصے سے فولادی ہاتھ نکلتا دکھائی
دیا۔ اس فولادی ہاتھ میں نائلون کا مضبوط جال بندھا ہوا تھا۔
اس نے کرب سے سوچا وہ اس جال کو کیسے پکڑے گا
جیٹ بے حد خطرناک حد تک نیچے آ رہا تھا اور جون کو وہ جال پکڑنا
تھا۔
تیسرے راؤنڈ میں جیٹ مزید نیچے آ گیا۔ اتنی نیچی پرواز
بے حد خطرناک ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی دریا کا پانی بھی شور
مچاتا ہوا قریب آنے لگا جیسے اسے اپنے ساتھ بہا لے جانے
کے لیے بے چین ہو۔
جون کا دل دھڑک رہا تھا۔ اسے یہ سوال رہ رہ کر پریشان
کر رہا تھا کہ وہ اپنی جان بچانے میں کامیاب ہو سکے گا یا نہیں؟
پائلٹ نے دوسرا راؤنڈ لگانے کے بعد یہ اندازہ لگا لیا
تھا کہ وہ جون کے ٹھیک اوپر پرواز کر رہا ہے یا نہیں؟ تیسرے
راؤنڈ میں خطرناک حد تک نیچے تھا اور عین جون کے جسم کی بالکل
سیدھ میں۔ اب جون کو جیٹ کے پچھلے حصے سے لٹکنے والے فولادی
ہاتھ کو پکڑنا تھا۔
جون نے اپنے خون کا ذائقہ خود اپنی زبان پر محسوس کیا
اسے بے حد کمزوری محسوس ہو رہی تھی اور آنکھوں کے آگے رہ رہ کر
تاریکی چھا جاتی۔ نائلون کے جال کو اپنی طرف آتے دیکھ کر اس نے
اپنے ہاتھ اٹھا دیے۔
جیٹ طیارہ جیسے ہی اس کے سر پر سے گزرا۔ جون نے
ہاتھ بڑھا کر نائلون کے جال کو پکڑ لیا۔ اس کے جسم میں درد کی ایک
شدید لہر اٹھی جیسے وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ جال پر سے
اس کی گرفت چھوٹنے لگی۔۔۔ مگر خود کو آگے دھکیلنے پر وہ پلاسٹک
کی اس گیند میں چلا گیا جو جال میں رکھی گئی۔
اب وہ پوری طرح سے محفوظ تھا۔
اس فولادی ہاتھ نے ہلکی سی آواز کے ساتھ جیٹ میں
داخل ہونا شروع کر دیا اور جال گیند کے ساتھ سمٹنے لگا۔

نائلون کی گیند جب اندر داخل ہو گئی تو ایک فضائی فورس کا

نے اطلاع دی۔ کرنل جیمس اپنی جگہ سے اٹھا اور مغربی حصے کی طرف
بڑھا۔ اس کے ہونٹوں پر آسودہ مسکراہٹ تھی۔ وہ اپنے نائب اور
عزیز ترین دوست جون جیفری کی جان بچانے میں کامیاب ہو
چکا تھا۔
اپنی جگہ سے اٹھ کر اس نے تھوڑا ہی سا فاصلہ طے کیا تھا کہ
وہ نقاہت کی وجہ سے لڑکھڑایا۔ اگر خدمت گار نے اسے سہارا
نہ دیا ہوتا تو وہ گر ہی پڑتا۔ ران کے زخم کے ٹانکے شاید پھر کھل
گئے تھے۔ اس کی آنکھوں کے آگے تاریکی چھانے لگی اور وہ ہوش و
حواس سے بیگانہ ہوتا چلا گیا۔

✤

ڈاکٹر مورڈیکائی رواں دواں اور پُر آشوب لہروں کو اپنی
طرف آتا دیکھ کر فرار ہونے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ خود اس کی
دریافت سے ہلاک کرنے پر تلی ہوئی تھی۔
ہیلی کوپٹر سے اترنے کے بعد اس نے قطعاً یہ خیال نہیں رکھا
تھا کہ وہ جیمس کے دسترس میں ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی اسے یہ اندیشہ
بھی نہیں تھا کہ کوئی اس مخصوص نمک کو پانی میں تبدیل کرنے میں کامیاب
ہو جائے گا۔
شاید ادارہ تحفظ انسانیت کے کسی ایجنٹ کے دباؤ میں آ کر
شیطانی تنظیم کے کسی ایجنٹ نے اپنی زبان کھول دی تھی اور اس کی
دریافت کا توڑ بتا دیا تھا۔
ورنہ ایک کیمیکل کی صورت میں سینہ گزٹ بریف کیس میں رکھا ہوا تھا
اسے وہاں سے کسی ہیلی کوپٹر میں اٹھا کر دریا میں ڈالنا کیا مشکل تھا۔
یہ تجربہ تو اس کے آدمی خود کئی بار کر چکے تھے۔
لہریں ہی لہریں۔ ایک دوسرے پر سبقت لے جاتی ہوئیں
اچھلتی کودتیں۔ وہ لہریں تیزی سے آ کر اس کے جسم سے ٹکرائیں۔ اس
کے قدم اکھڑ گئے۔ وہ ریلے میں بہتا چلا گیا۔ پھر ایک بڑی لہر نے
اسے تہہ میں پہنچا دیا جہاں ناہموار پتھروں نے اس کے جسم کے چیتھڑے
اڑا دیے۔